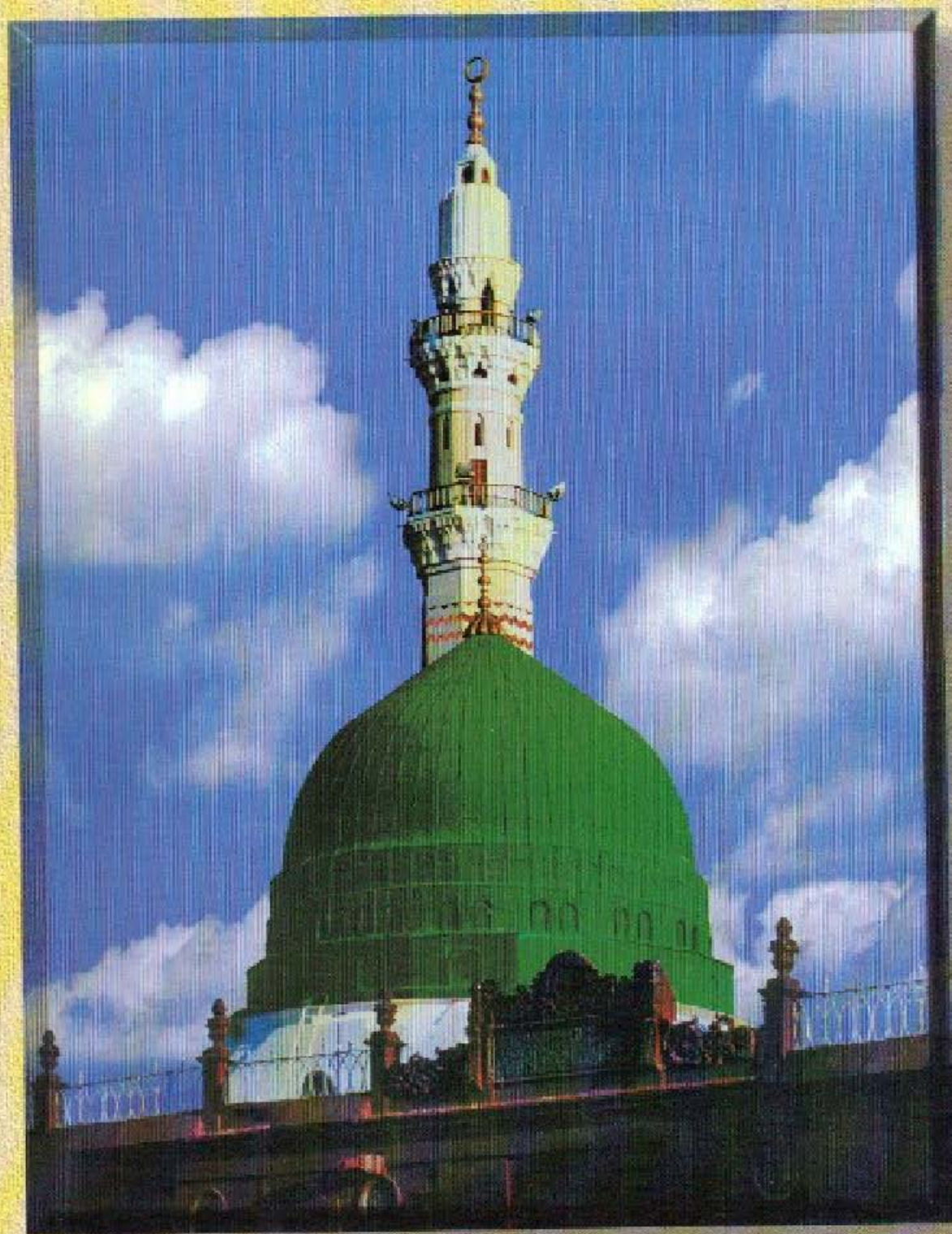


# محبّت ہی محبت



حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی دامت برکاتہم

اللہ کی دُلا را اپنے پیارے پر؟

محبت ہی محبت

اور اس محبت کے حریص مومن کا مقام

اللہ کی دُلا ر اپنے پیارے پر

محبت ہی محبت

جو

قبول ہی قبول

دور

سُرو رہی سُرو رہے

جس پر

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی رضامندی، خوشنودی  
اور دارین کی فلاح و سعادت اور سکونِ قلب حاصل ہوتا ہے

## اہم عنوانات

- سب سے اول جس کا ظہور ہوا وہ محبت ہے۔
- بشریت
- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب بھی ہیں اور محب بھی
- درود شریف اور دوسرے اعمال خیر کا فرق
- کثرت درود شریف

| صفحہ | عنوان  | نمبر شمار |
|------|--|-----------|
| ۵    | سب سے اول جس کا ظہور ہوا وہ محبت ہے۔   | ۱         |
| ۶    | کائنات میں پہلی تخلیق  | ۲         |
| ۷    | کل کائنات کی وجہ تخلیق   | ۳         |
| ۸    | بشریت  | ۴         |
| ۱۰   | حضرت علیؓ اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔           | ۵         |
| ۱۱   | حضرت علیؓ اللہ علیہ وسلم جیسے محبوب ہیں محب بھی ہیں۔                               | ۶         |
| ۱۲   | دو طرفہ محبت۔  | ۷         |
| ۱۳   | محبت کی پہلی جہت اور درود شریف۔  | ۸         |
| ۱۵   | محبت کی دوسری جہت اور درود شریف۔ (رسالہ کا مقصد صلی)                               | ۹         |
| ۱۸   | کثرت درود شریف پر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی کا دوسرا سبب۔       | ۱۰        |
| ۱۹   | ہدیہ کے لحاظ سے درود شریف اور مندوں کے دوسرے اعمال خیر کا فرق۔                     | ۱۱        |
| ۲۰   | سیلانیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان کے ربہ کے لائق تحفہ پیش کرنے کی ضرورت۔ | ۱۲        |
| ۲۲   | درود شریف پڑھنے والے کی قابل رشک سعادت۔  | ۱۳        |
| ۲۲   | کثرت درود شریف۔  | ۱۴        |
| ۲۵   | جمعہ کے دن کثرت درود شریف۔   | ۱۵        |
| ۲۷   | کثرت درود شریف سے متعلق علماء اکرام کے چند اقوال۔                                  | ۱۶        |
| ۳۰   | کثرت درود شریف سے متعلق چند حکایات   | ۱۷        |
| ۳۵   | رسالہ ہذا کا دوسرا اہم مقصد۔   | ۱۸        |
| ۳۶   | کثرت درود شریف نور قلب کا ذریعہ ہے۔  | ۱۹        |
| ۳۷   | محبت والے عمل کے حریف مومن کا مقام۔  | ۲۰        |
| ۳۹   | خلاصہ۔   | ۲۱        |
| ۴۰   | دعوتِ عمل۔   | ۲۲        |
| ۴۳   | رسالہ شفاء الاسقام فی الصلۃ والسلام  | ۲۳        |
| ۴۴   | نعتیہ کلام۔  | ۲۴        |
| ۴۵   | منتخب اشعار  | ۲۵        |
| ۴۷   | غزل نعتیہ  | ۲۶        |
| ۴۸   | نعتیہ اشعار  | ۲۷        |
| ۵۰   | بشارت  | ۲۸        |

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ. حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَبِّحًا  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الْعَالَمَاتُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ  
الْمَوْجُودَاتِ الَّذِي قَالَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا تُخَفِّرْ عَلَيَّ إِلَهَ وَأَخَوَاتِهِ  
وَأَتَّبِعْهُ إِلَى يَوْمِ الْحَشْرِ

## سب سے اول جس کا ظہور ہوا وہ محبت ہے

اگر محبت نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ اور اب بھی جو کچھ ہے، اس کی اصل محبت ہی ہے۔ کیونکہ حدیث پاک سے ثابت ہے کہ ساری مخلوق سے پہلے اللہ تعالیٰ الکیلا تھا اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں تھی اور وہ اب بھی ایسا ہی وحدہ لا شریک ہے۔ البتہ اس کی صفات اور کمالات ہیں جو کہ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے مطابق ذات پاک سے الگ نہیں ہیں اور نہ ہی عین ذات ہیں۔ ان کمالات اور خوبیوں میں ایک خوبی حسن کی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے **إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ** اور خوبی کا تقاضا ہوتا ہے کہ اس کا ظہور ہوا اور خوبی والے کی یہ چاہت ہوتی ہے کہ وہ خوبی ظاہر ہو۔ چنانچہ ایک اعلیٰ درجہ کا خوشنویس اپنے اندر خطاطی کی جو خوبی رکھتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ کہیں کچھ لکھ کر اپنی اس خوبی کو ظاہر کرے جب اپنا لکھا دیکھتا ہے، خوش ہوتا ہے۔ اس دیکھنے کے لئے کوئی آئینہ یا اپنی خوبی کا مظہر بنانا ہے وہ ظہر اس کی ذات میں کسی درجہ میں شریک نہیں ہوتا بلکہ اس مظہر یا آئینہ کا وجود و ظہور اسی صاحب خوبی کا ایک کمال ہوتا ہے جس کی اپنے طور پر مستقل کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں اللہ پاک کے عطا کردہ نور فراغت سے حضرات عارفین حدیث **إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ** سے محبت کا ظہور ثابت کرتے ہیں کہ ذات پاک جل شانہ جو شیخ حسن و جمال اور جامع کمالات ہے اس کو اس کی چاہت ہوئی کہ اس کی صفات کمال و جمال اور اسارہ جلالہ و جلالہ کا ظہور ہو۔ ظہور کے لئے مظاہر بنائے۔ صفات و اسارہ کا ظہور افعال سے متعلق ہے اس کے لئے مخلوق پیدا

فرمائی کہ اُس سے مختلف افعال صادر ہوں گے۔ یہی ذات و صفات کی معرفت کا ذریعہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے جو کائنات کا مخفی خزانہ ہے اس کی تفصیلی معرفت حاصل کرنے کے لئے اُس نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔ اصل یہ کہ ساری کائنات کا وجود اللہ پاک کی چاہت سے ہوا۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نور محمدی کو پیدا فرمایا۔

### کائنات میں پہلی تخلیق (نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم)

عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (دنیا میں) مٹی کر نور الہی اس کا مادہ تھا ایک لپٹے نور کے فیض سے، پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرت الہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح حق نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی نہ دوزخ تھا اور نہ قرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ مٹی تھا اور نہ انسان تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اور مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اُس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصہ سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش۔ آگے طویل حدیث ہے۔

ف۔ اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقہ ثابت ہوا کہ نہ کہ جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا ذکر آیا ہے اُن اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں مخصوص ہے (نشر الطیب ص ۵۷)

حضرت علی بن الحسین (یعنی امام زین العابدین) سے روایت ہے وہ اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور وہ ان کے جد امجد یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

ف۔ اس عدد میں کمی کی نفی ہے زیادتی کی نہیں۔ (نشر الطیب ص ۵۸)

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری قدس سرہ فرماتے ہیں:-

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبوت کے انکام حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے سے جاری ہو چکے تھے اور آپ اسی وقت سے نبی تھے، بخلاف دوسرے انبیاء کے کہ ان کے لئے انکام نبوت کا اجراء ان کی نبوت کے بعد ہوا ہے۔ جیسا کہ مولانا جامی رحمہ اللہ نے بھی فرمایا کہ حضور طیبہ السلام

حدیث ترمذی: قَالَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْفَلَکَ بِحَضْرَتِ رَحْمَتِهِ نے فرمایا کہ بعض روایات میں آقائے  
الْمَخْلُوقَاتِ نُورُ الْمُشْتَمَلِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بھی وارد ہے جس کو علامہ محدث قسطلانی شاکر حنبلی  
نے المواہب اللدنیہ میں بطریق حاکم روایت کیا ہے اور ترجیح حدیث ترمذی مذکور پر حدیث نور کی کو ہے  
(العرف الشریعی ص ۵۷)

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قصیدہ حدودِ عالم کو اس شعر سے شروع کیا ہے۔

وَأَوَّلَ مَا جِئَ الْخَبَاءُ بِصُطْفَى

دوہ بہت ہی عظیم اور برتر ذات ہے جوازل سے ہے کہ اس کے سوا کچھ بھی نہ تھا اور اس نے سب سے پہلے عالم نامہ دیکھ کر سورہ العین محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے ذریعہ نور و روشن فرمایا ہے۔ (ملفوظات محدث کشمیر)

کُل کائنات کی وجہ تخلیق (جیب اصلی علوم)

حضرت علامہ نور شاہ کشمیری قدس سرہ فرماتے ہیں:-

[illegible]

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی "نفس الطیب" میں یہ بھی ہے کہ حضور علیہ السلام کا نام عرش پر آسمان و زمین وغیرہ کی تخلیق سے پہلے لکھا ہوا تھا۔ اور آپ نے ہی سب سے پہلے آسمان کی برکتوں کا جواب دیا تھا۔ اور خلق عالم سے مقصود بھی آپ ہی تھے حضرت مجدد رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ کو اپنی ربوبیت کا اظہار مقصود ہوا اس لئے حضور علیہ السلام کو یہ افسر فرمایا۔ (محفوظات محدث شافعی ص ۱۱)







کو انسانوں کے لئے اُسوہ بنانا تھا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

## حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا کا ارتکاب ہو گیا تو انہوں نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کیا اے پروردگار! میں آپ سے بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت ہی کر دیجئے سو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم! تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا حالانکہ تمہوڑ میں نے ان کو پیدا بھی نہیں کیا عرض کیا کہ اے رب میں نے اس طرح سے پہچانا کہ جب آپ نے مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی (دشرف دی ہوئی) روح میرے اندر پھونکی تو میں نے سر جو اٹھایا تو عرض کیے یاوں پر یہ لکھا ہوا دیکھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ میں نے معلوم کر لیا کہ آپ نے اپنے اپنے ہا پاک کے ساتھ ایسے ہی شخص کے نام کو ملایا ہو گا جو آپ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہو گا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تم سچے ہو، واقعی میں وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ میرے ہیں اور جب تم نے ان کے واسطے سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کی۔ اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا (روایت کیا اس کو یہ بتاتی ہے دلائل میں عبد الرحمن بن زید بن اسلم کی روایت سے اور کہا کہ اس کے ساتھ عبد الرحمن متفرد ہیں۔ اور روایت کیا اس کو حاکم نے اور اس کی تصحیح کی اور طبرانی نے بھی اس کو ذکر کیا ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ تمہاری اولاد میں سب انبیاء سے آخری نبی ہیں۔ (نشر الطیب منہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب فرما کر مومنین پر اس کا احسان جتلا یا تمام انبیاء سابقین کا آپ کو امام بنایا آپ کو مقام حجاج اور قرب خاص عطا فرمایا۔ بہت سی غیب کی باتوں پر آپ کو مطلع فرمایا۔ تمام اولاد آدم کا آپ کو سردار بنایا۔ ایک ابدی معجزہ قرآن عطا فرمایا۔ آپ کی غیبت شرافت کی وجہ سے آپ کا نام لے کر خطاب نہیں کیا۔ مومنین کو بھی آپ کا نام لے کر خطاب کرنے سے منع فرمایا۔ آپ کو خاتم النبیین بنایا۔ اور قیامت میں ساقی کوثر، شافع محشر بنا کر مقام محمود عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ اپنی دائمی محبت و شفقت سے سرفراز فرمایا۔ مومنین کو بھی آپ سے محبت رکھنے، آپ کی اتباع کرنے اور آپ میں توقیر و احترام کے ساتھ پیش آئے کا امر فرمایا۔ اور اس میں ذرا سی کمی کو تو نامی نہیں دیتے و عیبیں سنائیں حتیٰ کہ آپ کے افعال، وعادات کو عبادت قرار دیا۔ اور ان کی نقل کرنے والوں کے لئے اپنی

محبوبیت کی بشارت قرآن پاک میں سادہ اور آپ کے مخلوق عظیم کا اعلان فرما دیا جس کی کما حقہ تشریح سے عقل انسانی اور قلم عاجز ہیں (کیونکہ یہ کلام الہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی لامحدود صفت ہے۔ تفصیل سیرت کی کتابوں میں ملاحظہ ہو) اردو دان حضرات کے لئے رحمت کائنات، تالیف حضرت مولانا قاضی زاہد نجفی مدظلہ کا مطالعہ مفید ہے)

ایک حدیث پاک میں ایک موقع کی مناسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بخور سے منو میں اللہ کا حبیب ہوں، اور علماء کے نزدیک حبیب اللہ کا لفظ محبت کے تمام پہلوؤں کو جامع ہے مندرجہ بالا حقائق کے نتائج سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق میں اولیت کا اور آپ کا مقصود تخلیق ہونا اور آپ کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہونا ثابت ہوا۔

فَهِوَ الَّذِي تَقَمَّصَنَا وَصَوَّرَنَا  
ثُمَّ اصْطَفَا حَبِيبًا بَارِكُ اسْمُهُ  
مُنْكَرًا عَنْ شَرِّكَ فِي تَحَاسُنِهِ  
فَجَوَّهَرُ الْحُسْنِ هُوَ عَلَيْنَا مُنْقَسِمٌ

پس آپ فضائل باطنی و ظاہری میں کمال کے  
درجہ میں پہنچے ہوئے ہیں۔ پھر خداوند شانہ نے  
جو خالق کائنات ہے آپ کو اپنا حبیب بنالیا  
آپ اس سے پاک ہیں کہ آپ کی خوبوں میں اور  
کوئی آپ کا شریک ہو۔ پس جو حسن جو آپ میں  
پایا جائے وہ غیر منقسم اور غیر مشترک ہے  
بلکہ مخصوص آپ ہی کے ساتھ ہے (عطر اور وہ)

**حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے محبوب ہیں ویسے ہی محب بھی ہیں**

محبت کی دوسری جہت یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ سے محبت

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خالق و محسن جل شانہ سے عشق و محبت میں بھی یکتا ہیں اور مخلوق میں آپ کا کوئی ہمنشین نہیں۔ چنانچہ مومنین کے لئے مخلوق اللہ پاک کا ارشاد ہے۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ قوی محبت ہے، یعنی ہر مومن میں اللہ تعالیٰ کا عشق ہے۔ گویا ایمان کے لئے محبت لازم ہے۔ اور تمام مومنین کا نور ایمانی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مبارک کے آفتاب کی ایک شعاع ہے۔ چنانچہ حضرت قاضی ثناء اللہ یانی ترقی رحمتہ اللہ علیہ فقیر ظہری میں سورہ احزاب کی آیت ۱۷ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:-

”جس طرح سارا عالم آفتاب سے روشنی حاصل کرتا ہے اسی طرح تمام مومنین کے قلوب آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ قلب سے منور ہوتے ہیں۔  
اور تفسیر عثمانی میں مذکور ہے کہ مومن کا ایمان اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک شعاع ہے اس نورِ اعظم کی جو آفتابِ نبوت سے پھیلتا ہے۔

اور گذشتہ اوراق میں بیان ہو چکا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ مبارک بہشت سے لاکھوں سال قبل تنہا اللہ تعالیٰ کے سامنے رہا۔ اس لئے آپ کو ساری مخلوق سے زیادہ معرفت حاصل ہوئی چنانچہ روحِ مبارک نے سب سے پہلے ”اَلْمَسْمُوعُ بِوَجْہِکُمْ“ کا جواب دیا۔ اور بعد معرفتِ عبدیت، خشیت اور محبت میں بھی آپ کو سب سے بڑا درجہ حاصل ہوا۔ جیسا کہ آپ نے ایک موقع پر اپنا حبیب اللہ ہونے کا اظہار فرمایا اسی طرح ایک موقع کی مناسبت سے اپنا معرفتِ الناس ہونے کا اظہار فرمایا۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ اپنے مالک و خالق کے عشق میں سب سے بڑا درجہ رکھتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی آپ کا ہمسر نہیں۔

دو طرفہ محبت | حجت الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۷

خدا ترا، تو خدا کا حبیب اور محبوب

خدا ہے آپ کا عاشق تم اس کے عاشق زار

خدا ترا، تو جہاں کا ہے واجب الطاعت

جہاں کو تجھ سے، تجھ اپنے حق سے، سر و کار

(از قصیدہ بہارِ رب)

اور حضرت نانوتوی کے مرشد شیخ العرب العجمی سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں ۷

خدا عاشق تمہارا اور تم محبوب تم اس کے ہے ایسا تم کس کا سناؤ یا رسول اللہ

محمد از تو میخوام ہم خدا را

خدا را از تو حُسنِ مُصطفیٰ را

## محبت کی پہلی جہت اور درود شریف

اللہ تعالیٰ کو جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اس کے اظہار میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ عَمِلَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْلُوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اس آیت شریفہ میں مومنین کو درود شریف کا حکم دینے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر خود درود بھیجنے کا ذکر فرمایا جس کے تعلق مفسرین لکھتے ہیں کہ:-

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتے ہیں اور آپ کے ذکر کو بلند کیا ہے اور اپنا مقرب بنا لیا ہے۔ یہ تعریف کرنا اللہ جل شانہ کی رضا، اعانت، توفیق اور آپ کے ہر عمل کے درست و محبوب ہونے کی دلیل ہے۔

بعض علمائے لکھا ہے کہ صلوٰۃ علی النبی کا مطلب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پر عظیم رحمت و عطا کیے کے ساتھ ہے۔ اللہ جل شانہ آپ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی شان و اعزاز و اکرام کرتے ہیں۔ جس کو زبانِ عشق میں کہا گیا ہے ”اللہ کی دُلا ر اپنے پیارے پر“ بعض علمائے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں پر ظاہر کیا ہے کہ اُن کے نزدیک اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا رتبہ ہے اور کیا شان ہے کہ اللہ جل شانہ اور ملائکہ مقربین ملا علی ہیں آپ کی شان بکرتے ہیں، پھر ملا سفلی میں اسی درود کا حکم فرمادیا تاکہ عالمِ علوی سے عالمِ سفلی تک ہر جگہ آپ کی تعریف اور شان و گونج اُٹھے اور زمین و آسمان کے درمیان ساری فصاحت و جمہوریت اور رفعت شان محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے معطر اور نور ہو جائے۔

بعض علمائے فرماتے ہیں کہ درود شریف کا حکم دینے سے پہلے اس شاندار تمہید کا مقصد یہ ہے کہ مومنین یہ جان لیں کہ کائنات کی ہر چیز تو اللہ تعالیٰ کی پائی اور تعریف بیان کرتی ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔  
وَلَا تَرَىٰ شَيْئًا إِلَّا فِي سَعْدٍ مُّجْتَمِعٍ ۚ دُرِّ اسرار، لیکن اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و شان کرتا اور رحمتِ خاصہ مسلسل بھیجتا ہے اور فرشتے بھی ہر وقت اس کی مہم میں

مشغول رہتے ہیں۔ اہل محبت اس کو اللہ تعالیٰ کا اپنا وظیفہ کہتے ہیں۔ اسی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
زہد و رُح آپ کی مجموعیت عند اللہ ظاہر ہوتی ہے۔

کس کی طاقت ہے کہ مدحت میں زبان کھول سکے

جب خدا آپ ہو قرآن میں شانِ خوار اُن کا

حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں

خدا کے طالب دیدار حضرت مولیٰ تمہارا لیجئے خدا آپ طالب دیدار

کہاں بلند ہی طور اور کہاں تری کراں کہیں ہوئے ہیں زمیں آسمان بھی ہموار

جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسف کا وہ دلربائے زلیخا تو شاہد مشار

رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریت نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے خبر مشار

علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ جل شانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے

اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرشتوں سے سجدہ کر کے عطا فرمایا تھا

اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعزاز و اکرام میں اللہ جل شانہ خود بھی شریک ہیں بخلاف

حضرت آدم علیہ السلام کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا ہے

عقل دور اندیش میل نہ کہ تشریف نہیں بیج دیں پروردار و بیج بیخبر نیافت

ہ ۛ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ ۛ بِہَذَا اَبَدًا وَلِیَعَالَمِیْنَ ۛ

دعا خود از فضائلِ خود شریف مینویں

اس آیت شریفہ میں مومنین کو جو درود شریف پڑھنے کا حکم ہے اس کے عظیم فضائل کی احادیث

تو عام طور سے بہت مشہور ہیں، اُن میں سے کچھ ہم محبت کی دوسری جہت کے لحاظ سے زود شریف

کی اہمیت میں بیان کریں گے۔

يَا مَعْزِبَاتِ صَلَّوْا وَسَلِّمُوْا اٰمِنًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكُمْ خَيْرَ الْخَلْقِ کُلِّہُمْ

## محبت کی دوسری جہت اور درود شریف

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے درود شریف کی تاکیدیں اور فضائل بیان فرمائے ہیں اور اس پر بشارتیں اور خوشی کا اظہار فرمایا ہے اور کئی پرانا اٹکی اور وعیدیں سنائی ہیں۔ اس سب کی وجہ بھی محبت کی دوسری جہت ہے۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ سے عشق و محبت۔ اور یہی مضمون اس رسالہ کا مقصد اصلی ہے۔

**درود شریف پڑھنے پر چند بشارتیں**  
حضرت اطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی بشارت شریف لائے چہرہ انور پر لاشائے کے اثرات تھے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چہرہ انور پر آج بہت ہی بشارت ظاہر ہو رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحیح ہے میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے جس میں اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس کے لئے دس نیکیاں بھیجے گا اور دس تینات اس کے مائیں گے اور دس درجے اس کے بلند کریں گے۔

ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا۔ اور جو مجھ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا۔

ایک اور روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور خوشی سے بہت ہی چمک رہا تھا اور خوشی کے انوار چہرہ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جتنی خوشی آج چہرہ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی حضور نے فرمایا مجھے کیوں نہ خوشی ہو، ابھی جبریل میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ یوں کہتے تھے کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک دفعہ بھی درود پڑھے گا اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجے بلند کریں گے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے جبریل سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا؟ تو جبریل نے کہا اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کے لئے مقرر کر دیا ہے کہ



جو آپ پر درود بھیجے وہ اس کے لئے **وَأَنْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ** کی دعا کرے۔ (کذا فی الترغیب)  
 اسی طرح اور بھی فضائل اور بشارتیں احادیث میں آئی ہیں۔ مثلاً ایک مرتبہ درود پڑھنے سے  
 پڑھنے والے پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، دس درجے بلند ہوتے ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں بلکہ  
 اعمال میں مزید دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی قرب نصیب ہوتا ہے  
 فرشتے درود شریف پڑھنے والے کا نام اور اس کے والد کا نام لے کر درود کو بطور ہدیہ حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اور آپ اس درود پڑھنے والے کے لئے دعاوار استغفار فرماتے  
 ہیں اور یہ درود اپنے پڑھنے والے کے لئے اس کے مرنے سے پہلے ہی اس کی قبر میں راحت کا سامان  
 بناتا ہے۔

اسی طرح درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں بھی بڑی سخت ہیں۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ان  
 وعیدوں کو جو جبرئیل کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر ارادہ ہوتی  
 ہیں، مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی بددعا ہے اور شقاوت  
 کے حاصل ہونے کی خبر ہے۔ نیز جنت کا راستہ بھول جانے اور جہنم میں داخل ہونے کی اور یہ کہ  
 وہ شخص ظالم ہے اور یہ کہ وہ شخص سبک بڑا بخیل ہے وغیرہ وغیرہ۔

درود و سلام کے بے شمار فضائل صحیح احادیث میں وارد ہیں۔ اس رسالہ کا موضوع صرف  
 فضائل کا بیان نہیں، بلکہ درود شریف کو محبت کی سب سے اہم کڑی اور وسیلہ ہونے کو بیان کرنا  
 ہے۔ فضائل کے لئے حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کا رسالہ فضائل درود شریف کو بہت قبول عام  
 ہے۔ اور دیگر عربی اردو میں علماء اہل امت کے رسائل بے شمار ہیں۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مذکورہ بشارتوں پر خوشی اور درود شریف میں  
 مستحق کرنے والے اقیوں پر نثارِ شگلی کا سبب اللہ تعالیٰ کا عشق ہے کہ محبوب جو جبرئیل متعلق ہو  
 عاشق کو اس سے محبت ہوتی ہے۔ اللہ پاک کی مخلوق جس کو خیال اللہ کیا گیا ہے، اس کی بہتری اور  
 نفع اور ہدایت خود اللہ پاک کو بھی محبوب ہے۔ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی محبوب ہے، چنانچہ  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ  
 عَزِيزٌ عَلَيْكُمْ مُخَوِّضٌ لَكُمْ  
 يَأْتِيكُمْ بِالدِّينِ وَرُحْمٍ رَحِيمٍ  
 لے لوگو! تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر فرشتہ لائے  
 ہیں جو تمہاری مرضی سے ہیں۔ جن کو تمہاری معرفت  
 کی بات نہایت گراں گذرتی ہے جو تمہاری منفعت  
 کے نہایت خواہشمند ہے۔ یہ حالت تو سب

کے ساتھ ہے بالخصوص ایمانداروں کے ساتھ ہے  
ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

اور ارشاد ہے:-

فَلَمَّا كَلَمْتُكَ بِاخِيَمُ نَفْسِكَ عَلَى اَنَّا وَهَمٌ  
لَا نَكْمُ بِمُؤْمِنُو اِيْمَانِ الْكَذِبِ اَسْفَا  
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور خوبیوں کا جان بوجھ کر ان پاک میں ذکر فرمایا  
خصوصاً قرآن کی آخری سورتوں میں تو زیادہ تر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور اپنے خصوصی  
انعامات اور محبت اور شان کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سورہ والضحیٰ میں ارشاد ہے۔

وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔  
یعنی ابھی تو تیرا رب تجھ کو دینا و آخرت میں

استعداد دے گا اور تیں عطا فرمائے گا کہ تو پس

طرح مطمئن اور راضی ہو جائے۔

حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہیں ہو گا جب تک  
اس کی امت کا ایک آدمی بھی دوزخ میں رہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

عارف باللہ حضرت مولانا سید پیر علی شاہ صاحب گزلبند شریف قدس سرہ فرماتے ہیں:-

يُعْطِيكَ رَبُّكَ دَا سَاسًا  
فَتَرْضَىٰ مَعِي بَوْرِي اَسْوَاسًا

لج پال کر لسی پاس اسان  
واشفقتم فشفقتم معي حرميماں

امت پر شفقت کی قرآن و حدیث میں بہت سی روایات ہیں۔ مثلاً ساری ساری رات  
جاگ کر امت کی معافی اور منظوری لینا حتیٰ کہ حقوق العبادت کی معافی کی صورت مولانا وغیرہ  
یہ سب امت کے نفع کی حرص و عشق الہی کا ایک اثر ہے۔ کیونکہ اللہ کی سچی محبت کے ساتھ دوسری کوئی  
محبت جمع نہیں ہو سکتی۔ البتہ غیر اللہ کی محبت مستقل نہیں تابع ہی ہو سکتی ہے۔ لہذا جس عمل میں مخلوق کا  
بھید فائدہ ہو، اللہ کی بھید رضا اور خوشنودی ہو تو اللہ کی محبت کی وجہ سے اس کی تائید فرمانا ضرور  
ہوا۔ اور وہ عمل درود شریف ہے۔

يَا مَنِّ صَلِّ وَسَلِّمْ رَاسِمًا اَبَدًا  
عَلَىٰ حَسْبِكَ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

کثرتِ درود شریف پر حبیبِ اسلامؐ کی وصاؤں و سنوؤں اور معاونوں کے دوسرے سبب  
 اپنے لئے محبوب کی رضا اور قرب میں زیادتی کا تقاضا

یہ ایک لطیف نکتہ ہے جو مرتب رسالہ پر ایک انعام باری تعالیٰ ہے۔ واللہ الحمد و لا فخر کہ درود  
 شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تاکیدِ ارشادات اور انتہائی رضامندی و خوشنودی  
 کے اظہار کی وجہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب کریم سے عشق و محبت ہی ہے کیونکہ عشق  
 و محبت کا تقاضا زیادہ سے زیادہ رضا اور قرب کی زیادتی ہے۔ اور محبوب حقیقی کی رضا اور قرب و  
 رحمت اس کی لامحدود صفات ہیں۔ اس لئے جتنی بھی حاصل ہو جائے، مزید کی طلب ہوتی ہے اور  
 اس طلب میں جو بھی کوئی امتی اپنے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان غیری کے اظہار میں اور محبت کے  
 تقاضے میں آپ کے لئے اور آپ کی آل و اولاد کے لئے اس قرب و رضامندی اور رحمت خاصہ  
 (جو کہ درود شریف کا حاصل ہے) کی دہا کر تہا ہے تو مخلوق عظیم کے تقاضے کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 درود پڑھنے والے سے بہت خوش ہوتے ہیں اور اس کے لئے دعا و استغفار فرماتے ہیں۔

اور ہماری دعا یعنی درود اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے احتیاج کی وجہ سے نہیں  
 کیونکہ اللہ کریم تو خود ہی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلسل رحمتیں بھیج ہی رہا ہے لیکن اس کی رحمتوں کی  
 کوئی حد و نہایت نہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور محبت ہے کہ اس سبب درخواست پر یعنی درود  
 پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دی جائیں گویا ہم نے  
 بھیجی ہیں۔ یہ ایسا ہے کہ جب کوئی حقیر مسکین اپنے کسی محسن اور سخی کی تعریف کرتا ہے، اس کو دعا دیتا  
 ہے۔ تو اگرچہ اس حقیر فقیر کی تعریف اور دعا کی کوئی حیثیت نہ ہو، پھر بھی وہ محسن یہ دعائیں شکر و خوش  
 ہوتا ہے۔ اور یہاں تو چونکہ یہ درود مستجاب ہے اس سے اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 درجات مزید بلند کرتے ہیں، مزید رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ اور محبت کی وجہ سے کرم بالا کے کرم بیکراں  
 کو بندوں کی طرف منسوب فرما دیتے ہیں۔ گویا ہم نے ہدیہ پیش کیا ہے۔ اس لئے درود بھیجے والے  
 سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا ظاہر ہے۔

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں:-

”اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے ان

بران کے لائق رحمت اترتی ہے۔ اور ایک دفعہ مانگنے سے دس رحمتیں اترتی ہیں مانگنے والے پر۔  
اب جس کا جتنا حاجی چاہے، اتنا حاصل کر لے۔ (فضائل درود شریف)  
غرض درود شریف ہر طرح سے اللہ جل شانہ کی محبت ہی محبت ہے۔

يَا مَرْحُومًا صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا آجِدًا  
عَلَى حَيِّئِكَ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

### ہدیہ کے لحاظ سے درود شریف اور بندوں کے دوسرے اعمال خیر کا فرق

امت کو سارا دین چڑھ کر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ملا ہے اس لئے امتیوں کے جانی و مالی نیک اعمال کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچتا ہے۔ بغیر اس کے کہ عامل کے ثواب میں کمی آئے لیکن خصوصی طور پر کوئی عمل مثلاً کلمہ طیبہ، تلاوت، جہاد یا مالی عبادات کا ثواب نیت کر کے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کیا جائے تو یہ بات بہت عمدہ اور پرشمار اور صلحا راست کا معمول ہے لیکن ہر گناہوں سے آلودہ اور مجموعہ رذائل ہیں۔ ہمارے ناقص اعمال میں نفس کی آمیزش ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور عدل کے تحت رد اور قبول کے درمیان ہوتے ہیں جس عمل کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے اس کا ثواب ملتا ہے ورنہ تو ہمارے بہت سے نیک اعمال قابل سزا ہوتے ہیں۔ بلکہ شائع تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ بندہ گناہ کر کے حلیم خداوندی کا اتنا محتاج نہیں جتنا نیک اعمال کر کے اللہ تعالیٰ کے حلیم کا محتاج ہے۔ کیونکہ جب کسی شریف انسان سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو اس کو ندامت اور شرمندگی خود ہوتی ہے اور وہ خاص طور سے تو بھی کرتا ہے لیکن نیک اعمال میں بسا اوقات ریا، تکبر، عجب، خود پسندی وغیرہ رذائل شامل ہو جاتے ہیں اور ان مخفی خرابیوں کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ اور درود شریف میں تو اپنے عمل کے عجز کا اظہار ہے کہ ہم اس پاک بارگاہ کے لائق درود بھیج ہی نہیں سکتے بلکہ اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے بھی ہی اپنے محبوب پر درود بھیجے۔ یہ درخواست کرنا اللہ پاک کو بہت پسند ہے۔ بلکہ اس درخواست کا بندوں کو حکم دیا ہے جیسا کہ درود شریف کے فضائل سے ظاہر ہے۔ اور یہ درود شریف اپنے مطالب کے لحاظ سے بندوں پر دائمی فرض کیا گیا ہے۔ وہ مطالب ایمان کے لئے لازمی ہیں۔ ان وجوہ کی بنا پر علماء فرماتے ہیں کہ درود شریف ہمیشہ قبول ہی ہوتا ہے۔

أَجْمَلُهَا حَتَّى يُدَوِّنَ تَرْجُمَہ  
یہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مشہور دو روایتیں  
رہا کہ وہ کہہ کر اس کی مقبولیت شک و شبہ  
بالاتر اور یقینی ہے۔

أَعْمَالُ النَّبِيِّ الْقَبُولُ وَسَرِّهَا  
درمیان دائر ہیں۔ کچھ قبول ہی ہوتے ہیں  
کچھ رد ہی ہو جاتے ہیں، عمر بنی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم پر رد فرما کہ یہ ہمیشہ قبول ہی ہوتا ہے۔

يَا مَرْحُومَ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا أَبَدًا  
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان کے تہ کی لائق تحفہ پیش کرنے کی صورت

ہمارے درخواست کرنا اللہ جل شانہ سے کہ تو اپنی رحمت خاص نازل کر یہ اس سے بہت ہی زیادہ  
اونچا ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ہدیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں۔  
علامہ سخاوی رحمہ اللہ قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں:-

دَفَائِدُ مِہْمَتِ امیر مصلطہ ترکمانی حنفی کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت  
ہے کہ اللہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے اور ہم یوں کہہ کر کہ **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ** جل شانہ  
سے اگلا سوال کریں کہ وہ درود بھیجے۔ یعنی نماز میں ہم **مُحَمَّدٌ عَلَى مُحَمَّدٍ** کی جگہ **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ**  
پڑھیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں۔ اور ہم  
سراپا عیوب و نقائص ہیں۔ پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا شانہ کہے جو پاک  
ہے اس لئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ رت  
طاہر کی طرف سے نئی طاہر پر صلوٰۃ ہو۔

ایسے ہی علامہ نیشاپوری سے بھی نقل ہے کہ ان کی کتاب لطائف و حکم میں لکھا ہے کہ آدمی کو  
نماز میں صلیت کے حقیقی معنی نہ پڑ سنا چاہیے۔ اس واسطے کہ بندہ کام ترہ اس سے قاصر ہے اس لئے  
اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے۔ تو اس صورت میں رحمت بھیجنے  
والا تو حقیقت میں اللہ جل شانہ ہی ہے اور ہماری طرف اس کی نسبت مجازاً ہی حقیقت دھار کے ہے۔  
ابن ابی حاتم نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہ نے ہمیں درود کا

حکم فرمایا۔ اور ہمارے درود حق واجب ننگ نہیں پہنچ سکتا تھا اس لئے ہم نے اللہ جل شانہ ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ واقف ہے اس بات سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زہر کے موافق کیا چیز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ لا اُحْصِيَنَّ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَشْفَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرتے قاصر ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی خود ثنا فرمائی ہے۔

حافظ عز الدین بن عبد السلام کہتے ہیں کہ ہمارے درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفارش نہیں ہے اس لئے کہ ہم جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفارش کیا کر سکتا ہے لیکن بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں تحسن کے احسان کا بدلہ دینے کا حکم دیا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی محسن اعظم نہیں۔ ہم چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے اللہ جل شانہ نے ہمارا عجز و انکسار دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اس لئے ہم نے اللہ جل شانہ سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرما۔

ف۔ درود شریف جو سورۃ مؤمنین کی بدیہ کا نثار اظہارِ محبت ہے نہ کہ ضرورت کی بنا پر کسی کی خدمت کرنا۔ جو درود شریف مرفوع حدیثوں میں آئے ہیں ان میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درود

طرف سے بھی ایک بدیہ اور تحفہ ہے۔

کے ساتھ اکل کا ذکر ہے یا ازواج مطہرات اور خدمت کا ذکر ہے۔ خلفائے راشدین کا ذکر نہیں ہے حالانکہ بالاتفاق حضرات شیخین رضی اللہ عنہما امت میں سب سے افضل ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے اس قدر سے یہ سوال کیا کہ ان کے نام کیوں نہیں آئے؟ بندہ نے جواب عرض کیا جسے حضرت نے پسند فرمایا۔ وہ جواب یہ ہے کہ درود شریف کی حیثیت بطور بدیہ کے ہے جس کے لئے ذاتی تعلق والوں کو مقدم کیا جاتا ہے جیسا کہ آپ جب ممحائی اور کپڑے میں سے کوئی چیز تقسیم کرتے ہیں تو ہم حاضر باش خدام کو مقدم کرتے ہیں۔ اور کوئی عہدہ یا خدمت سپرد کرتے ہیں مثلاً خلافت قرابت کا لحاظ فرماتے ہیں۔ ہم نے ایسے آدمی کو بھی خلافت دیتے دیکھا جس کا نام بھی حضرت کو پہلے معلوم نہ تھا کہ کوئی تعلق۔ دیگر مشائخ خصوصاً امید صاحب کا مثلاً ہے کہ بعض اہل حضرات کو پہلی ہی ملاقات میں اجازت مرحمت فرماتے تھے۔ لہذا مؤمنین کے درود شریف کا مطلب اظہارِ محبت ہے جس کے ثمرات اتباع اور کثرت ذکر خیر ہے۔ اور محبت کی کمی پر ایمان کی تقویٰ آئی ہے۔ لہذا یہ بدیہ ہر وقت کا فریقہ ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے لا یؤمن احدکم حتیٰ ما یؤمن احب

لَا يَكُونُ مِنْ دُونِهِ وَلَا يَكُونُ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَاللَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ قاضی ابوبکر بن بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر فرض کیا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے اور اس کے لئے کوئی وقت متعین نہیں کیا۔ اس لئے ضروری ہے کہ آدمی درود و سلام کی کثرت کرے اور اس سے غافل نہ ہو۔ (دشغار)

## درود شریف پڑھنے والے کی قابل رشک سعادت

گذشتہ اوراق میں مذکورہ مضامین سے واضح ہو گیا کہ درود شریف پڑھنے والے کو خالق کائنات جل شانہ اور اس کے حبیب سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رضا و خوشنودی اور رحمتیں اور توجہات اور عنایتیں نصیب ہوتی ہیں۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ کا یاد فرمانا اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا یاد فرمانا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے لئے دعا و استغفار فرمانا (جو یقیناً قبول ہے) وغیرہ قابل رشک عظیم سعادتوں کا حصول ہوتا ہے۔ درود شریف پڑھنے سے پہلے اور بعد ان وجداً قرین بشارتوں کو سوچ کر شکر کی کیفیت میں ڈوب جائے کہ اس وقت مجھ پر اللہ کریم کا کتنا عظیم فضل ہے اور اس عمل میں دنیا و آخرت کی نعمتوں کا حصول ہے۔ یہ سوچے اور اس عمل کا حریص ہو جائے اور دوسرے اعمال پر اس کو ترجیح دے اور اس کی بہت کثرت کرے۔ گذشتہ اوراق میں تونس درود شریف سے متعلق چند فضائل بیان ہوئے۔ یہاں ہم کثرت درود شریف سے متعلق چند روایات، علماء کے اقوال اور چند قصے نقل کرتے ہیں۔

## کثرت درود شریف

### قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی قرب اور شفاعت

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آدَمَ النَّاسِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَكْبَرُهُمْ عَلَى صَلَواتِ رِواہ الترمذی من حبان فی صحیحہ و بسط السخاوی فی القول البلیغ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلا شک قیامت میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قرب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے۔

الکلام علی تحریر

ف۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے قول بدیع میں الذکر المنظم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں کثرت سے درود پڑھنے والے کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہونگے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر مروج پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس لئے کہ قبر میں ابتداء تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجیں گے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے۔ اور جو عشق و شوق میں اس پر زیادتی کرے گا، میں اُس کے لئے قیامت کے دن سفارشی ہوں گا اور گواہ۔

### قیامت کے دن نور اور عرش کا سایہ نصیب ہونا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پلصراط کے اندھیرے میں نور ہے۔ اور جو چاہے کہ اس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں ٹھیں، اس کو چاہئے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجیا کرے۔

ایک اور حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، سب سے زیادہ نجات والا قیامت کے دن اس کے ہونوں سے اور اس کے مقامات سے وہ شخص ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو۔

زاد السعید میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی مہیبت زدہ کی مہیبت ہٹائے۔ دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے، تیسرے وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔

ایک اور حدیث میں علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ انبیاء کا اس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا کرو اس لئے



کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔

## دنیا و آخرت کے تمام مسائل کا حل

عَنْ أَبِي بَنْدٍ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَواتٍ فَقَالَ مَا شِئْتُ قُلْتُ الرَّبُّ يَعْلَمُ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ الرَّبُّ يَعْلَمُ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالْمَلَائِكَةُ قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَواتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا أَكَلْتُ هَبْتُكَ وَبَكَعْتُكَ لَكَ ذَنْبًا

رواہ الترمذی۔ زاد المعاد فی الترغیب  
احمد والحاکم و قال صحیح و بسط السخاوی فی  
تخریجہ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات و دعائیں سے کتنی مقرر کروں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تیرے ہی چاہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک سو عتائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھائے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ نصف کروں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھائے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو دو دو عتائی کروں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھائے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ میں اپنے سالے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرنا ہوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سالے نکلروں کی کفایت کی جائیگی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دئے جائیں گے۔

ف۔ مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لئے دعاؤں کا مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کروں۔ تو اپنے اس معین وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت تجویز کروں۔ مثلاً میں نے اپنے اور اذوائف کے لئے دو گھنٹے مقرر کر

رکھے ہیں تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف کے لئے تجویز کروں۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ کی ایک روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں اپنے سالے سے وقت کو آپ پر درود کے لئے مختار کر دوں تو کیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسی صورت میں حق تعالیٰ شانہ تیرے دنیا اور آخرت کے سارے فائدوں کی کفایت فرمائے گا۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔ اس میں کوئی اشکال نہیں کہ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس قسم کی دعا کتنی کئی کئی بار کی۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذکر پر اور حضور زقین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ جل شانہ کا یہ دعا نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دعا مانگے میں مانع ہو دو یعنی کثرت ذکر کی وجہ سے دعا کا وقت نہ ملے تو میں اس کو دعا مانگنے والوں سے زیادہ دے دوں گا۔

صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ:-

”سبب اس کا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب فیضیت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں سے کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اس کے سبب جہالت کی من کان بلکہ کان اللہ کے معنی واللہ کا ہر شے اسے وہ کفایت کرتا ہے اس کو۔“

## جمع کے دن کشت درود شریف

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ حضور زقین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے دل پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ امام مالک دن کا ایک نیکو کام ہے حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فائدہ ہوتے ہی مجھ پر نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ نجرمن کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے انتقال کے بعد بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ان انتقال کے بعد بھی اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَا مِنْ الْعَمَلِ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ قِيَامَهُ يَوْمَهُ تَشَهُدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الرَّأْسِ عَرَفَتِ عَلَى صَلَواتِهِ يَفْرَحُ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ

وَاللَّهُ كَلَامُهُ

رواہ ابن ماجہ باسناد صحیحہ کذا فی الترغیب - زاد المسعودی فی آخر الحدیث فَتَنِيهُ اللَّهُ عَنِ الْيُزُوفِ  
وبسط فی تحریرہ و خارج معناه عن عدة من الصحابة وقال القاري وله طرق كثيرة بالفاظ مختلفة

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے یہ حدیث بہت سے طرق سے نقل کی ہے حضرت اوس رضی اللہ عنہ  
کے واسطے سے حضور کا ارشاد نقل کیا ہے کہ تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن  
میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی میں ان کی وفات ہوئی۔ اسی دن میں نوحہ (دہلاؤں)  
اور اسی میں معقہ (دوسرا صویر) ہوگا۔ پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے  
کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمارا درود  
آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو قبر میں، بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے قبروں  
کو کھلے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ  
میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو  
پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہوگا وہ مجھے (قیامت  
کے دن) سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ یہ یمنون کہ کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا بہت سی احادیث میں آیا ہے۔

حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ  
ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص مجھے جمعہ  
کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر  
روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے  
کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعا و استغفار کرتا ہوں۔ اسی طرح حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ، حضرت خالد بن ولید رحمہ اللہ وغیرہ سے حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

سیمان بن سحیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی میں  
نیر عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام

کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے جب حج کیا اور مدینہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبر اطہر کی طرف بڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضہ اطہر سے دو علیک اسلام کی آواز سنی۔

بلوخ المسرات میں حافظ ابن قیم سے نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے اس لئے اس دن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں۔ اولیٰ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں اسی دن تشریف لائے تھے۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن درود شریف کی فضیلت حضرت ابوہریرہ حضرت انس، اوس بن اوس، ابوامامہ، ابوالدرداء، ابو سعید، حضرت عمر، ان کے صاحبزادے عبداللہ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے۔ جن کی روایات علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے نقل کی ہیں۔

يَا سَيِّدَ صَلَاتِكَ لَمْ يَكُنْ أَحَدًا عَدَاكَ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرًا لِمَخْلُوقِكَ عَلَيْهِمُ

## کثرت درود شریف کے متعلق علماء کرام کے چند اقوال

علامہ سخاوی رحمہ اللہ درود شریف سے متعلق مختلف روایتیں نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔  
 "ان احادیث میں اس عبادت کی شرافت پر تین دلیل ہے کہ اللہ جل شانہ کا درود، درود پر مبنی  
 والے پر المضاعف (یعنی دس گنا) ہوتا ہے اور اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ گناہوں کا کفارہ  
 ہوتا ہے، درجات بلند ہوتے ہیں۔ پس جتنا بھی ہو سکتا ہو سید السادات اور معدن السعادات  
 پر درود کی کثرت کیا کر۔ اس لئے کہ وہ وسیلہ ہے مسرات کے حصول کا اور ذریعہ ہے بہت سی  
 عطاؤں کا اور ذریعہ ہے حضرت سے حفاظت کا اور تیرے لئے ہر اُس درود کے بدلہ میں جو تیرے  
 دس درود ہیں جیالائضین والسموات کی طرف سے اور درود ہے اس کے ملائکہ کرام کی طرف سے وغیرہ وغیرہ  
 ایک اور جگہ فیلشی کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔

"کوئسا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہو سکتا ہے اور کوئسا عمل زیادہ نفع والا ہو سکتا ہے۔  
 اس ذات اقدس پر درود کے مقابلہ میں جس پر اللہ جل شانہ درود بھیجتے ہیں۔ اور اللہ جل شانہ نے اس کو

دنیا و آخرت میں اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھانا نہیں۔ یہ دلیا کرام کا معراج و شام کا منتقل معمول رہا ہے۔ چنانچہ جہاں تک ہو سکے درود شریف پر جہاد کا کر۔ اس سے اپنی گمراہی سے نکل آئے گا اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہو جائیں گے۔ تیری امیدیں بکلیں گی، تیرا قلب منور ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کی رضا حاصل ہوگی۔ قیامت تک منت ترین درشت ناک دنیا میں امن نصیب ہوگا۔

ایک اور جگہ علامہ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:-

جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمایا ہے اسی طرح تیرا درود ہونا چاہیئے کہ اس سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا۔ اور نہایت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیئے اور اس کا بہت اہتمام اور مداومت چاہیئے۔ اس لئے کہ کثرت درود محبت کی علامات ہیں سے ہے **هَمَّتْ أَحَبَّتْ شَيْئًا أَكْثَرَ** وہمّ کی کچھ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے (ام مختصر) امام سخاوی نے امام زین العابدین رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی علامت ہے۔ یعنی سنی ہونے کی۔

حضرت شیخ الاسلام ابن قیم رحمہ اللہ حلاۃ الافہام میں فرماتے ہیں:-

درود شریف بندے کی ہدایت اور حیات قلبی کا سبب ہے۔ کیونکہ جتنا زیادہ درود شریف پڑھے گا اور جتنا زیادہ آپ کو یاد کریگا اتنا ہی آپ کی محبت بندے کے قلب پر غالب ہوتی جائے گی یہاں تک کہ آپ کے ادا کر کو قبول کرنے میں قلب کو کوئی معارضہ نہیں ہوگا۔ اور نہ آپ کی لائی ہوئی کسی چیز میں شک باقی رہے گا۔ بلکہ آپ کی شریعت قلب میں ایسی ہو جائے گی گویا لکھی ہوئی ہو جس کو ہر وقت پڑھتا ہے اور اس سے ہدایت و فلاح اور قسم قسم کے علوم کا اقتباس کرتا ہے۔ اور جتنی جتنی اس بارے میں بصیرت و قوت اور معرفت بڑھتی رہے گی، درود شریف کی کثرت میں بھی بیاہتی ہوتی ہے گی۔

### درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دوام محبت اور اس میں قربتی کا سبب ہے

اور یہ چیز ایمان کی کڑیوں میں سے ایسی کڑی ہے کہ جس کے بغیر ایمان پورا نہیں ہوتا کیونکہ بندہ جتنا محبوب کے ذمہ کثرت کرے گا اور محبوب کو اپنے قلب میں محبت کرے گا۔ نیز محبوب کے محاسن اور وہ باتیں جو محبوب کی محبت پیدا کریں، ان کا استحصال کرتا رہے گا، اتنی ہی محبت بڑھتی رہے گی اور محبوب کی تڑپ اور شوق ترقی کرتا رہے گا۔ اور تمام قلب پر غالب ہو جائے گا۔ اور اگر محبوب کے

ذکر اور قلب میں محبوب کے محاسن کے احضار سے اعراض کرے گا تو محبت قلبی میں کمی ہو جائے گی۔ محبت کی آنکھوں کی ٹھنڈک رویت محبوب سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔ اور محبت کے قلب کی ٹھنڈک محبوب کے ذکر اور محبوب کے محاسن کے احضار سے بڑھ کر اور کسی چیز میں نہیں۔ یہ چیز جب قلب میں قوت پکڑے گی تو محبت کی زبان پر محبوب کی مدح و ثنا اور محبوب کے محاسن کا ذکر خود ہی جاری ہو جائے گا۔ اور اس چیز میں کمی زیادتی محبت میں کمی زیادتی کے اعتبار سے ہوگی۔

درود شریف اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اللہ تعالیٰ کے شکر کو بھی شامل ہے۔ اور آپ کو صغوت فرما کر جو اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے، اس کی معرفت کو بھی شامل ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آلہ وسلم پر درود پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر اور اللہ تعالیٰ سے اس سوال پر مشتمل ہے کہ وہ آپ کو آپ کی شایان شان بدلے۔ جیسا کہ اس میں ہیں اپنے رب اور اس کے اسماء و صفات کی معرفت ہوتی ہے، اور مرضی رب کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ اور اس کی بھی معرفت ہوتی ہے کہ ہیں آخرت میں کیا ملے گا۔ گویا یہ درود پورے ایمان ہی پر مشتمل ہے۔ بلکہ یہ درود جس رب سے دعا کر رہے ہیں، اس کے اقرار، اس کا علم و سمیع قدرت و ارادہ، صفات و کلام سب مشتمل ہے، نیز بندوں کی طرف رسول بھیجنا اور آپ کی دی ہوئی تمام خبروں کی تصدیق اور آپ کی کمال محبت کو مشتمل ہے۔ اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ یہی باتیں اصول ایمان ہیں۔

پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آلہ وسلم پر درود پڑھنا بندے کے ان سب باتوں کے جاننے، ان کی تصدیق کرنے اور آپ کی محبت پر مشتمل ہے۔ لہذا درود شریف پڑھنا افضل اعمال میں سے ہوا۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

پس تو بھی او مخاطب اپنے پاک نبی کا ذکر غریبوں کے ساتھ کرتا رہا کہ اور دل زبان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا رہا کہ۔ اس لئے کہ تیرا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضور کی قبر اطہر میں پہنچتا ہے۔ اور تیرا نام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (بدیع)

## کثرت درود شریف سے متعلق چند حکایات

قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ فصائل درود شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

درود شریف کے بارے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حکم اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشادات کے بعد حکایات کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رہتی۔ لیکن لوگوں کی عادت کچھ ایسی ہے کہ بزرگوں کے حالات سے انہیں ترغیب زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے اکابر کا دستور اس ذیل میں کچھ حکایات لکھنے کا بھی چلا آرہا ہے۔ ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:-

ان قصوں سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف کو مالک کی خوشنودی میں بہت زیادہ دخل ہے۔ اس لئے بہت ہی کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیے، نہ معلوم کس وقت کا پڑھا ہو اور کس محبت کا پڑھا ہو پسند آجائے۔ ایک دفعہ کا پسند آ جائے تو پھر پارہ ہے۔

بس ہے اپنا ایک ہی نالہ اگر پہنچے وہاں

گر چہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم

يَا سَيِّدَ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اٰمِنًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

عبدالرحیم بن عبدالرحمن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی۔ اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا۔ میں نے رات بہت بے چینی میں گزاری میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے کثرت درود کرنے مجھے گھبرا دیا میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی۔ اور ورم بھی جاتا رہا تھا۔ (دہلیج)

يَا سَيِّدَ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اٰمِنًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

نزد ہذا مجالس میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے، اُن کی نزع کی حالت تھی۔ اُن سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کبھی مل رہی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے کچھ نہیں معلوم ہو رہا۔ اس لئے میں نے

علمائے سناہ کے جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔  
**يَا مَرْحَمًا وَسَيِّئًا وَرَحِيمًا** **عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ**  
 علامہ غاوی لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابو سیدہ خیاط تھا۔ وہ بہت کیسورہتے تھے۔ لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ابن ربیع کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے تھے۔ لوگوں کو اس پر بہت تعجب ہوا۔ لوگوں نے اُن سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ ان کی مجلس میں جایا کر۔ اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے۔

**يَا مَرْحَمًا وَسَيِّئًا وَرَحِيمًا** **عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ**  
 شیخ ابن حجر کی رحمت اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ایک صانع کو کسی نے خواب میں دیکھا، اُس سے حالی پوچھا۔ اُس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا گیا تو اُس نے کہا، خمر خستوں نے میرے گناہ اور گنہگار کیا، سو درود کا شمار کرنا شروع کیا۔ اُنہوں نے فرمایا اتنا قیس ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو زہشت میں لے جاؤ دفع۔  
**يَا مَرْحَمًا وَسَيِّئًا وَرَحِيمًا** **عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ**  
 ایک محمد دوست نے ایک خوشنویس لکھو کی حکایت بیان کی۔ اُن کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اول ایک بار درود شریف انہی بیاض پر جو اسی شخص سے بنائی تھی لکھ لیتے۔ اس کے بعد کام شروع کرتے۔ جب اُن کے انتقال کا وقت آیا تو غلبہ فکری آخرت سے خوفزدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو وہاں جا کر کیا ہوتا ہے۔ ایک مجذوب آنکھ اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض سرکاری اللہ علیہ وسلم میں پیش ہے اور اُس پر صادق بن ہے۔

**يَا مَرْحَمًا وَسَيِّئًا وَرَحِيمًا** **عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ**  
 محمد بن سعید بن مطرف رحمہ اللہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مختار صحن درود شریف کی پڑھا کرتا تھا ایک رات کو میں بالا خانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سو گیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے حضور کی تشریف آوری سے بالا خانہ بالا ایک دم روشن ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف کو تشریف لائے و ارشاد



فرمایا کہ لا اس منہ کو لا جس سے تو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ میں اس کو چوموں گا۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دین مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے اُدھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسارے پر بیا کر کیا۔ میری گھبراہٹ ایک دم آنکھ کھل گئی۔ میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس تھی اُس کی بھی ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالا خانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ اور مشک کی خوشبو میرے رخسار سے اُٹھ کر تک آتی رہی۔ (بدیع)

يَا سَيِّدِي صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا أَيْدَا عَلِيٍّ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ صَلِّ وَسَلِّمْ

حضرت کعب جابر رضی اللہ عنہ جو تورات کے بہت بڑے عالم تھے۔ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد و ثناء کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اُگائوں اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا اے موسیٰ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اُس کے فطرت اور تیرے بدن سے اُس کی روح اور تیری آنکھ سے اُس کی روشنی حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا۔ یا اللہ ضرور بتائیں۔ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کر۔ (بدیع)

يَا سَيِّدِي صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا أَيْدَا عَلِيٍّ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ صَلِّ وَسَلِّمْ

نزد ہر مجلس میں لکھا ہے کہ بعض مسلمانوں سے ایک صاحب کو جس بول ہو گیا۔ انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے، دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف کہی۔ انہوں نے فرمایا تو تری ماقبض سے کہاں غافل ہے۔ یہ درود پڑھا کر اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَزْدَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ۔ خواب سے اُٹھنے کے بعد ان صاحب نے اس درود کو کثرت سے پڑھا اور ان کا مرض زائل ہو گیا۔

يَا سَيِّدِي صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا أَيْدَا عَلِيٍّ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ صَلِّ وَسَلِّمْ

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے قول بدیع میں خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے ”مَنْ صَلَّى عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَزْدَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ“ پراراح میں اور آپ کے جسدِ اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک

پر قہور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا۔ اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا وہ قیامت میں دیکھے گا، اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اُس کی سفارش کروں گا۔ اور جس کی میں سفارش کروں گا، وہ میرے حوض سے پانی پئے گا۔ اور اللہ جل شانہ اُس کے بدن کو جہنم پر حرام فرما دیں گے۔

شیخ المشائخ حضرت شبلی نور اللہ مرقدہ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مر گیا۔ میں نے اُس کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کیا گذری؟ اُس نے کہا: شبلی بہت ہی سخت سخت پر لاشائیاں گذریں۔ اور مجھ پر نکر نکیر کے سوال کے وقت گڑبڑ ہونے لگی۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ کیا اللہ میری مصیبت کہاں سے آرہی ہے۔ کیا میں اسلام پر نہیں مرا۔ مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو وہ فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور اُن کے درمیان حائل ہو گیا۔ اس میں سے نہایت ہی اچھی خوشبو آرہی تھی۔ اُس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتا دیئے۔ میں نے فوراً کہہ دیئے میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون صاحب ہیں۔ انہوں نے کہا میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرتِ درود سے پیدا کیا گیا ہوں۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں (بدیع)

نیک اعمال بہترین صورتوں میں اور بُرے اعمال قبیح صورتوں میں آخرت میں منسلک ہوتے ہیں۔ فضائل صدقات حصہ دوم میں مُردہ کے حوالہ تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں، اس میں تفصیل سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ میت کی نعش جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو نماز اس کی دائیں طرف، روزہ بائیں طرف اور قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سر کی طرف وغیرہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور جس جانب سے عذاب آتا ہے وہ مدافعت کرتے ہیں۔ اسی طرح سے بُرے اعمال خبیث صورتوں میں۔ حال کی رُکوة ادا نہ کرنے کی صورت میں تو قرآن پاک اور احادیث میں کثرت سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مال اثر دیا بن کر اس کے گلے کا طوق ہو جاتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا وَارْحَمْنَا۔

یا سَمِیعُ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَائِرِ اَنْبِیَآءِ اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْہِمْ السَّلَام

ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بُری بد میت صورت دیکھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے؟ اُس نے کہا میں تیرے بُرے عمل ہوں۔ انہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اس نے کہا حضرت مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت (بدیع)

ہم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو دن رات بد اعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے۔ اس کے بد رتہ کے لئے درود شریف بہترین چیز ہے۔ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے جتنا بھی بڑھا جائے، دریغ نہ کیا جائے۔

کہ اکسیر عظم ہے۔

يَا مَرْيَمُ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْتَبَا آتَمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ عَلٰهُمْ

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہرقدم پر دو رو ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز کیسب و تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا۔ میں نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ اس نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں سفیان ثوری ہوں۔ اُس نے کہا اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اُس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے۔ ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا۔ میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم اُن کا انتقال ہو گیا اور منہ کالا ہو گیا۔ میں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اُٹا اُٹھ پڑھا اور کپڑے سے اُن کا منہ دھسک دیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ تحسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ اور اُن سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا۔ اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی، تیزی سے قدم بڑھاتے چلے آ رہے ہیں۔ انہوں نے میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا ہٹایا۔ اور اس کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا۔ وہ واپس جاتے گئے تو میں نے جلدی سے اُن کا کپڑا لکڑیا۔ اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر سافوت میں احسان فرمایا۔ وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا۔ جب اس پر مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا۔ اور میں ہر اُس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے۔

يَا مَرْيَمُ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْتَبَا آتَمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ عَلٰهُمْ

ابوالعباس احمد بن منصور کا جب انتقال ہو گیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور اُن پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو جوہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے خواب دیکھنے والے نے اُن سے پوچھا۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام فرمایا۔ اور مجھے تاج عطا فرمایا۔ اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود کی وجہ سے۔ (قول بدیع)

يَا مَرْيَمُ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْتَبَا آتَمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ عَلٰهُمْ

## رسالہ ہذا کا دوسرا اہم مقصد کثرت درود شریف کے ثواب کے علاوہ بھرپور نتائج حاصل ہونے کی شرائط

صاحب روح البیان لکھتے ہیں:-

بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا ہے۔ اور وہ مقام شفاعت ہے۔ اور ملائکہ کے درود کا مطلب اُن کی دعا کرنا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادتی مرتبہ کے لئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استغفار، اور مومنین کے درود کا مطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف۔ اس لئے کثرت درود شریف کا پورا فائدہ اس وقت حاصل ہوگا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور محبت کے حصول کی نیت بھی کی جائے کہ نیت کئے بغیر فائدہ کم ہوتا ہے (اگرچہ ثواب ملتا ہے، جیسے کوئی نفی اثبات کا ذکر کرے۔ اور اس میں دنیا سے کٹنے کی اور رزائل سے پاک ہونے کی اور اللہ تعالیٰ سے محبت و تعلق کی نیت نہ کرے تو اتنا فائدہ نہیں ہوگا۔ اور اگر نفی اثبات کا وظیفہ کرنے سے پہلے ان ثمرات کے حصول کی نیت اور دعا کرے اور اس وظیفہ سے فارغ ہو کر عملاً بھی اس (محبت و تعلق والے) راستہ کو اختیار کرے تو یہ ذکر بہت مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح درود شریف کی کثرت کرنے والے کو چاہیے کہ آپ کے اوصاف جمیلہ کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بڑھنے کی اور اتباع سنت کے حصول کی نیت بھی کرے۔ اور اتباع سنت میں صرف شکل و صورت کو سنت کے مطابق بنانے کی نیت پر اکتفا نہ کرے۔ بلکہ اخلاق ظاہر و باطن میں خصوصاً تواضع میں، عادات میں، معیشت میں، معاشرت میں، غرض دین کے ہر شعبہ میں اتباع کرنے کی کوشش کرے جیسا کہ ہمارے متبع سنت اکابر کا یہ تیار رہا حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مباحر مدنی سے متعلق احقر کا رسالہ حضرت شیخ کا اتباع سنت اور عشق رسولؐ کا مطالعہ مفید ہے) اور اپنے حالات میں غور کرے علماء سے پوچھ پوچھ کر جس میں کی ہو اس کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف جس طرح نثر میں محبت اور اتباع کا ذریعہ ہے، اسی طرح نظم میں آپ کے اوصاف جمیلہ کا بیان مفید اور زیادہ اثر آفریں ہوتا ہے

پنچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں بعض حضرات اشعار میں اوصاف نبوی بیان فرمایا کرتے تھے۔ جن میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن رواحہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہم بہت مشہور ہیں۔ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا منبر شریف پر سجدہ نبوی میں اسی مقصد کے لئے تشریف فرما ہونا مشہور و معروف ہے۔

تنبیہ لیکن کثرت درود شریف سے پورا فائدہ حاصل ہونے کی مذکورہ بالا شرط اتباع سنت کی طرح اوصاف جمیلہ کے بیان (خواہ نظم میں ہو یا نثر میں) کا پورا فائدہ حاصل ہونے کی ایک شرط آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت میں زیادتی کو مقصد بنانا ہے جس کی علامت ہر شعبہ زندگی میں اتباع سنت میں ترقی کرنا ہے۔ ظاہر و باطناً۔

کثرت درود شریف نور قلب کا ذریعہ ہے | حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تفسیر مظہری میں سورہ احزاب کی آیت نمبر ۴۶ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:-

”سراجِ مزین آپ کی صفت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کے اعتبار سے ہے جس طرح سارا عالم آفتاب کی روشنی حاصل کرتا ہے اسی طرح تمام مومنین کے قلوب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور قلب سے منور ہوتے ہیں۔ اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے اس عالم میں آپ کی محبت پائی، وہ ساری امت سے افضل و اعلیٰ قرار پائے کیونکہ ان کے قلوب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ حیا و فیض اور نور حاصل کیا۔ باقی امت کو یہ نور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے واسطے سے واسطہ در واسطہ ہو کر پہنچا۔

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ معارف القرآن ج ۷ کے فتا پر ارشاد فرماتے

ہیں کہ:-

قیامت تک مومنین کے قلوب آپ کے قلب مبارک سے مستغاضہ نور کرتے رہیں گے اور جو جتنی محبت اور عظیم اور درود شریف کا زیادہ اہتمام کرے گا اس نور کا حصہ زیادہ پائے گا۔

مشارع سلوک کا یہ مجرب عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ درود شریف کی غیر معمولی کثرت سے دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے جو عزیمت باطنی میں رشد کامل کا کام دیتا ہے۔ تاہم یہ عمل بھی کسی کامل کے زیر نگرانی ہو تو بہتر ہے جیسا کہ ارشاد ہے فَاَسْكُنُوا اَهْلَ الْبَيْتِ الَّذِي كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ اَوْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

گندہ نشہ اور اراق میں مذکورہ محبت والے عمل کے حریص مومن کا مقام

کائنات ارضی و سماوی میں درود شریف پڑھنے والے کا ذکر خیر

کیا شان ہے اللہ کے محبوب نبی کی

محبوب خدا ہے وہ جو محبوب نبی ہے

شیخ الاسلام ابن قیم رحمہ اللہ جلالہ الافہام میں درود شریف کے ثمرات میں تحریر فرماتے ہیں (درود شریف) زمین و آسمان والوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچھے ذکر کی بجا رکاب سبب ہے۔ کیونکہ درود پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شہادہ اور اکرام و شریف کا طالب ہوتا ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جیسا عمل ہوتا ہے ویسا ہی بدلہ ملتا ہے تو درود شریف پڑھنے والے کو بھی اس کا حصہ ضرور حاصل ہوگا۔ (انتہی)

ہو سکتا ہے کہ کسی وجہ سے کثرت سے درود پڑھنے والا صلحا میں محبوب ہوتا ہے اور اس سے بھی محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔ اور اپنے دشمنوں پر غالب رہتا ہے، وغیرہ ثمرات حاصل ہوتے ہیں بشرطیکہ ان ثمرات کی مخالف موجبات کا غلبہ نہ ہو جائے۔

درود شریف چونکہ ذکر اللہ ہی ہے جس کے تعلق قرآن پاک میں ارشاد ہے فَادْكُرُوْنِيْ اَوْ ذِكُرْكُمْ (تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد رکھوں گا)، اس لئے درود شریف پڑھنے والا خصوصی طور پر اللہ کی یاد میں ہوتا ہے جس سے اس کے سامنے دنیاوی کام آسان ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ کی معیت اس کو حاصل ہوتی ہے (جس کی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی، اور اس سے اس کو ایسا سرور اور اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں جنت کے مزے لیتا ہے۔ اور رحمتوں میں ڈوبا رہتا ہے۔ لیکن بعض وقت ظاہر میں اس پر دنیاوی زندگی کی کمزوریں جو کہ دنیاوی زندگی کے لوازمات میں سے ہے (لَقَدْ خَلَقْنَا اِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ) دوسروں کی طرح اس کو بھی پیش آتی ہیں۔ مگر اس کے دل میں بہت ہی غیر معمولی سکون رہتا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں بعض غافل دنیا دار جو عیش و آرام اور جاہ کے اسباب رکھتے ہیں ان کو وہ اندرونی سکون حاصل نہیں ہوتا۔ اگر کوئی چاہے تو امتحان کر لے کہ کوئی بڑے سے بڑا ظاہری ساز و سامان والا بادشاہ بھی ایک سو الاکھ درود شریف پڑھنے والے غصہ حال فقیر سے شکا اگر پوچھے کہ کیا تم اس پر آمین ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا درود شریف مجھے نصیب فرمائے اور میرا ساز و سامان عیش تم کو دیدیا جائے تو کثرت سے درود شریف پڑھنے والا اس پر کبھی راضی نہ ہوگا بلکہ اس سے ناخوش ہوگا اور اسے بڑا کچھ گا! اول تو

ان حضرات کی ہیبت ہی سے کوئی ان کے سامنے ایسی بات نہیں کر سکتا۔ اولیاء اللہ کی توقیروں پر بھی ہیبت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ کوئی ظاہر جہ کے شاہد رہے یا بادشاہ جہاگیر کی قبر کو بھی اور شہر میں حضرت علی ہجویری رحمہ اللہ کے مزار پر جا کے کیفیت کا مقابلہ کر لے۔ پتھر چل جائے گا کہ اس وقت کون سی قبر بادشاہت کر رہی ہے۔

اس قسم کے اولیاء اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر دنیا کے بادشاہوں کو ہمارے عیش کا پتھر چل جائے اور اس کو حاصل کر سکتے ہوں تو تلواریں لے کر ہمارے اوپر چڑھائی کر دیں۔ اور اس قسم کے ایک رئیس حضرت امام ابن تیمیہ کا قول ہے کہ دنیا میں بھی ایک جنت ہے جو اس میں داخل نہیں ہوا وہ آخرت کی بہشت میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ سارے دنیا والوں کی جلد و جہلاسی قلبی سکون و جاہ و عیش و آرام کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن اس کے حصول میں کامیاب صرف اللہ والے ہی ہوتے ہیں اس کے متعلق احقر کا ایک رسالہ "دنیا میں جنت" ہے، غرض دنیاوی و دنیوی سلسلے مسائل اس سے حل ہوتے ہیں۔

**درویش شریف کی کثرت کرنے والے کی حالت نزع اور پھر زرخیز زندگی** | درود شریف کی کثرت کرنے والے کے متعلق بہت سی روایات

میں بھی آیا ہے اور اولیاء اللہ کے قصے بھی پیچھے گذر چکے کہ موت کے سخت ترین وقت میں درویش شریف کی کثرت کام آتی ہے۔ چنانچہ موت کی تلخی اور سکرات جس سے ہر ایک کو گذرنا ہوتا ہے اس کو محسوس ہی نہیں ہوتی۔ اور قبر کے متعلق تو ظاہر ہے کہ جس شخص کو کثرت درود شریف کی وجہ سے عشق ہوگا اس کو جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی اور آپ کے متعلق سوال ہوگا تو زیارت کرتے ہی وہ آپ کو پہچان لے گا۔ بلکہ عاشقین و محبین تو زیارت کے شوق میں جلد قبر میں جانے کی آرزو بھی رکھتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ درود شریف جب اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ اس درود شریف کو میرے بندہ کی قبر پر (یعنی وہ جگہ جہاں پر اس کا مدفون ہونا اللہ کے علم میں مقرر ہے) لے جاؤ۔ یہ (درویش شریف کے الفاظ) اس کے کہنے والے کے لئے استغفار کرے گا اور اس کی وجہ سے اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوگی (درویش شریف کے الفاظ زبان کا ایک عمل ہے یہ عمل استغفار کرے گا) غور فرمائیں کیسے مرنے کی بات ہے کہ قبر جیسی وحشتناک جگہ میں جانے سے پہلے سے درود شریف پڑھنے والے کی آنکھ کی ٹھنڈک کا سامان موجود ہوگا۔

**میدان حشر میں** | جو قبر سے بھی زیادہ سخت اور لمبا دن ہوگا اس میں درود شریف کی کثرت کرنے والے کا عرش کے سایہ میں اور نور کے منبر پر ہونا حدیث میں گذر چکا۔ جو شخص عرش کے سایہ میں اور نور کے منبر پر ہوگا اس کو قیامت کی ہولناکیوں کا کیا ڈر۔ ایسے لوگوں کے لئے تو اعلان ہے۔

لَا تَخَوْفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ یعنی نہ بچھلاؤم نہ اُٹھو کا کوئی خوف۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْكَ وَمَنَّهُمْ۔  
 نیز یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اس کو میرا قرب نصیب ہو گا اور اس کا سفارش  
 اور گواہ ہوں گا۔ تو عجلان شاذ اللہ اس کو کبھی کچھ حاصل ہے۔ اور حساب کتاب البصراط وغیرہ کے تمام  
 مرحلے آسان ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ قیامت میں کسی مؤمن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ایک پرچہ سرانگشت کی برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا  
 اور مؤمن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں، آپ کی صورت و سیرت کیسی  
 اچھی ہے۔ آپ فرمائیں گے میں تیرا ہی ہوں۔ اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ تیری حاجت  
 کے وقت میں نے اس کو ادا کر دیا۔

اس کے بعد بصراط میں بھی درود شریف کی کثرت آسانی کا باعث بنے گی۔ جیسا کہ پیچھے حدیث گذری  
 کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔ پھر جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ کی  
 معیت جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ اَلْمُرَّةُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ یعنی آدمی کا حشر اس کے ساتھ ہو گا جس کے  
 ساتھ اس کو محبت ہوگی، اور کثرت سے درود بھیجنے والے کا محبت والوں میں شمار ہے۔ اگرچہ اس نیت  
 میں درجہ بدرجہ اپنا اپنا مقام ہو گا۔

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي يَخْفَى شَفَاعَتُهُ  
 رَجُلٌ هَوِيَ مِنْ آلِ هَوَالٍ مُّقْتَضِعٍ  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی وہ محبوب  
 ذات ہے جس کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے  
 ہر اس بڑی شکل میں جو ہمیشہ آجائے۔

يَا حَبِيبُ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ اَسْمًا اَبَدًا  
 عَلَيَّ حَبِيبِكَ خَيْرَ لِقَائٍ عَلَيْهِمُ

خلاصہ | چونکہ رسالہ کا مقصد اصل درود شریف کے فضائل کا بیان نہیں تھا بلکہ درود شریف میں  
 محبت کے پہلو کو ظاہر کرنا تھا اس لئے تفصیلاً صرف محبت کے پہلو سے درود شریف کے  
 فضائل بیان کئے گئے۔ جن کا حاصل یہ ہے کہ۔

علی اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا صرف محبت کی بنا پر ہوتا ہے اور اس  
 میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر رضا اور خوشنودی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس  
 کے حبیب اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم خود درود بھیجنے والے پر درود بھیجتے ہیں۔

عکس درود شریف اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم حق ہے جو آپ کے دیگر حقوق کی دہائی  
 کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اور تصور کے اعتبار سے یہ ایک دائمی فرائض ہے۔ لہذا اس کا معاملہ بہت نازک ہے



جس طرح پیغمبر اور ثواب اور عظیم فوائد و ثمرات کے حصول کا ذریعہ ہے لہذا اس کو ہلکا سمجھنا یا اس میں کسی بھی لحاظ سے کمی اور کوتاہی کرنا انتہائی خطرناک ہے۔ خیال رکھنا چاہیے کہ یہ محبت کا معاملہ ہے جو بہت نازک ہوتا ہے۔ اس میں احتیاط اور اہتمام دونوں بہت ضروری ہیں۔ یہ اللہ جل شانہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا معاملہ ہے۔

علا گذشتہ اوراق میں فضائل درود شریف کا ذکر آیا ہے۔ ان احادیث پر ایمان و احتساب کے ساتھ عمل کرنا چاہیے یعنی فضائل کے حصول کا یقین کرتے ہوئے ذوق و شوق کے ساتھ درود شریف کی کثرت سے دونوں جہاں کے منافع حاصل ہوتے ہیں۔ انہی ماثورہ فضائل کی بنا پر حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔

درود شریف کے پڑھنے سننے اور پھیلانے میں دونوں جہانوں کی خیر و صلاح مضمر ہے۔ اور قرب الہی یقینی ہے۔

درود شریف کی کثرت سے جتنی محنت و تعظیم بڑھے گی اتنا ہی دل میں ایمان کا نور اُسے گا جیسا کہ مفسرین کے اقوال میں گلدرد چکا ہے۔

**دعوتِ عمل** | درود شریف کے مذکورہ فضائل و برکات اور دارین کے فوائد و منافع کو پڑھ کر ہر مسلمان کا جی چاہے گا کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھنے کو اپنا معمول بنائے لیکن ہمارے نفوس چونکہ عبادات اور نورانیت سے مانوس نہیں، اس لئے شروع میں ہر آدمی انفرادی طور پر کثرت درود شریف پر عمل نہیں کر سکتا۔ لہذا اس کثرت پر عمل کی خاطر اگر کچھ احباب مل کر اس عمل کو کریں تو کام آسان ہو جاتا ہے۔ اس کو مجلس ذکر کہتے ہیں جس کے بہت بڑے فضائل احادیث میں آئے ہیں۔ اس رسالہ میں چونکہ محبت کے پہلو سے فضائل لکھے گئے اس لئے نمونہ کے طور پر چند شیخ الحدیث کی محبت میں مل کر بیٹھنے کی فضیلت میں درج کی جاتی ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض قوموں کا حشر ایسی طرح فرمائے گا کہ ان کے چہروں پر نور چمکنا ہوا ہوگا۔ وہ موتیوں کے مبروں پر ہوں گے۔ لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے۔ وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا حال بیان فرما دیجئے۔ کہ ہم ان کو پہچان لیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی محبت میں مختلف جگہوں سے مختلف خاندانوں سے اگر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہو گئے ہوں۔ (رسالہ فضائل ذکر)

حضرت عقیل بن حامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ مسجد

کے دروہائی متون ہوتے ہیں جن کے ہم نشین فرشتے ہوتے ہیں۔ اگر وہ لوگ کہیں چلے جائیں تو فرشتے ان کو تلاش کرتے ہیں، بیمار پڑ جائیں تو عیادت کرتے ہیں۔ ان کو دیکھیں تو مرحامہ جاکھتے ہیں۔ اگر کوئی حاجت طلب کریں تو اس میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ جب وہ بیٹھ جاتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک گھیر لیتے ہیں۔ ان فرشتوں کے ہاتھ میں چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں ان کا کام درود شریف لکھنا ہے۔ وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اللہ کا ذکر کرو (درود شریف پڑھو) اللہ تعالیٰ تمہارا مرتبہ بلند کرے اور زیادہ پڑھو۔ پھر جب درود شریف شروع کرتے ہیں تو آسمان کے دروازے کھول دیتے جاتے ہیں اور درود شریف قبول کیا جاتا ہے۔ سویرا تک کر دیکھنا شروع کر دیتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی متوجہ ہوتی ہے۔ اور یہ سب اس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک کہ یہ لوگ کسی اور کام میں مشغول نہ ہو جائیں یا چلے نہ جائیں۔ جب اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے بھی اٹھ جاتے ہیں۔ اور ایسی ہی دوسری مجالس کی تلاش میں نکل جاتے ہیں (الصلوة والشرع ناظرین سے یہ درخواست ہے کہ اس طرح کا رسالہ مجالس درود شریف کا ضرور مطالعہ کریں۔ اور جہاں درود شریف کی مجالس قائم ہیں، ان میں شرکت فرمائیں اور اپنی ضرورتوں اور دنیاوی مجبوریوں میں سے اس کام کے لئے وقت فارغ کریں۔ نیز مجلس کے پرنے احباب کے تعاون سے اپنے گھر اور اپنے ماحول میں یہ مجالس قائم کریں۔ درود شریف کے پھیلائے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ نازل ہوگی۔ بلائیں دور ہوں گی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی توفیق ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبوبیت اور مغفرت کا پروانہ ملے گا۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ  
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ  
اَبْ فَرَمَادِيكے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے  
ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو۔ خدا تعالیٰ تم سے  
محبت کرنے لگے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے۔

آیت شریفہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ الْاِمَامُ، ان فیہ میں درود شریف کے بیان میں صاحب ح البیان کا یہ قول گذر چکا ہے کہ مؤمنین کے درود کا مطلب و مقصد ثواب کے علاوہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ اور تعریف بھی شامل ہے۔ درود شریف کی کثرت سے اتباع سنت کی توفیق ہوتی ہے۔ آپ سے محبت ہر محبت ہر محبت ہے۔ درود شریف میں کثرت اور آسانی کی خاطر مجالس میں درود شریف پڑھنے کے لئے عرض کیا گیا جس کا نفع منصوص اور مجرب ہے۔ مجلس میں شرکت کرنے والوں کو اس عمل کا شوق بڑھنا

رہے گا لیکن جو احباب کسی وجہ سے مجالس میں شرکت نہ کر سکیں وہ اپنے طور پر کم از کم تین سو مرتبہ رات کو  
کا معمول بنالیں۔ اور درود شریف کی بطور معمول چل حدیث کے پڑھنے کا معمول بنالیں۔

اور اوصافِ جمیلہ کے تذکرہ و تعریف "کے لئے عرض کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے خصائص مبارکہ سے متعلق کتابوں کا انفرادی طور پر مطالعہ کریں۔ اور کسی بھی مناسبت سے  
مجلس میں ان کا پڑھنا مفید ہے۔ اس موضوع پر اردو میں آسان کتاب حضرت حکیم الامت تھانوی  
رحمہ اللہ کی "نشر الطیب" حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی "مخائل نبوی" اور حضرت مولانا قاضی محمد زاہد  
احمدی دام مجدہم کی "حرمت کائنات" اور "باجہرہ باوقار" اور حضرت قاضی عثمان منصور پوری رحمہ اللہ کی  
"حرمت لعلائیں" اور ان جیسی کتابوں سے ماخوذ احقر کا رسالہ "تنویر الہ بصر" "الطہور المجموعہ" اور  
"آداب النبی صلی اللہ علیہ وسلم" وغیرہ ہیں۔ اور خصائص و محاسن پر مشتمل چالیس درود و سلام کا ایک مجموعہ  
"شفار الاسقام" کے نام سے بیروت سے طبع ہوا ہے جس کا انگریزی اور فرانسیسی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے  
وہ کچھ اضافہ کے ساتھ یہاں درج کرتے ہیں۔

# شَفَاءُ الْأُسْقَامِ

فِي

الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ لِمَتَّعِنَا بِهِ الرَّبُّ  
لِمَتَّعِنَا بِهِ الرَّبُّ لِمَتَّعِنَا بِهِ الرَّبُّ

مِنْ

كَلَامِ الرَّبِّ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
وَسِتِّ سَيِّدِ الْإِنْسِ وَالْجَانِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَرْقِبُهُ

مُحَمَّدٌ أَقْبَالُ مَدِينَةِ مَنُورِهِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## اس کتابچہ میں کیا ہے؟

پہلے اسے غور سے پڑھ لیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
عَلَى سَيِّدِ الْمَوْجُودَاتِ الَّذِي قَالَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِيَّامَ وَلَا فَخْرَ  
وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ إِلَى يَوْمِ الْحَشْرِ۔

اقتباس: امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا اور تعظیم و توقیر ہی پر  
سائے دین اسلام کا قیام ہے۔ کیونکہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام و تعظیم نہ  
ہونے سے رسالت کے احکام ساقط ہو جاتے ہیں اور دین باطل ہو جاتا ہے۔

رسالت کے اقرار کے بغیر کوئی توحید معتبر نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مکمل  
التوحید ہیں۔ اسی لئے کتاب و سنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و احترام اور  
ادب پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اور اس چیز کی کمی پر شدید وعیدیں آئی ہیں۔

دشمنان اسلام کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی ہمیشہ  
سے کوشش رہی ہے لیکن اس جمل دشمن مختلف سازشی کاروائیوں اور منصوبوں  
کے ساتھ مسلمانوں کے دینی حلقوں میں گھس کر دین ہی کے نام پر تعلق باللہ کے  
حصول کے طریقوں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت پر بدکاریوں والی

ہر ہر بات کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لہذا ہم سب پر ضروری ہے کہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تعلق باللہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کو اختیار کریں تاکہ اخلاص کے ساتھ اتباع سنت کی دولت سے نوازے جائیں۔ جس پر اللہ پاک کی رضا و محبت کا وعدہ ہے۔

اس سلسلہ میں درود و سلام کا یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے جس کے صیغے ایسے خصائص و محاسن نبویہ پر مشتمل ہیں جو قرآن پاک اور احادیث صحیحہ میں وارد ہوئے ہیں تاکہ درود و سلام پڑھتے وقت خصائص جلیلہ و محاسن جمیلہ بھی مستحضر ہو کر ازلیا و محبت کا باعث ہوں۔

درود و سلام میں اچھے اچھے کلمات کے اضافہ کرنے کی ترغیب آئی ہے۔ چنانچہ فقیہ امامت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔

|   |  |
|---|--|
| حدیث :- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ      | ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ        |
| قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى | روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم رسول اللہ        |
| اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسِنُوا         | صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو بہتر سے بہتر   |
| الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ   | طریقہ پُر درود بھیجنے کی کوشش کرو تم جانتے نہیں ہو |
| لَعَلَّ ذَلِكَ يَعْزُضُ عَلَيْهِ فَقَالُوا      | ان شاء اللہ تمہارا وہ درود آپ کی خدمت میں پیش کیا  |

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى فِي قَبْرِهِ الشَّرِيفِ حَيْثُ أَتَاهُ وَدَفِنَ حَيْثُ أَخْرَأَ أَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ رَابِدًا وَدُبَانًا صَحِيمًا وَفِي رِقَابِهِ بَعْدَ كُفَيْهِ اللَّهُ حَتَّى يُكْرَمَ فِي تَرْجَمِهِ دَكِينُكَ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي قَبْرِ شَرَفٍ مِثْلَ زَنْدَةٍ هِيَ جِيسَاكَ نَبِيٍّ سَرَى حَدِيثِ مِثْلَ زَنْدَةٍ هِيَ كَنْبِيَا عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ابْنِي قُبُورِ مِثْلَ زَنْدَةٍ هِيَ نَمَازِيں پڑھتے ہیں (ابوداؤد و ترمذی و صحیح و یاقوت)

لَهُ فَعَلِمْنَا فَقَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ  
اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَ  
بَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
وَأَمَّا الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ  
مُحَمَّدٍ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَمَّا  
الْخَيْرُ وَقَائِدُ الْخَيْرِ وَرَسُولُ  
الرَّحْمَةِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مَقَامًا  
مَحْمُودًا يُعْطِيهِ إِلَّا وَكُنْ  
وَالْآخِرُونَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا  
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ  
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

(سنن ابن ماجہ)

جائیگا۔ لوگوں نے عرض کیا تو آپؐ میں بتائیے کہ ہم  
کس طرح درود بھیجا کریں آپؐ فرمایا یوں عرض  
کیا کرو۔ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ إِلَى قَوْلِهِ  
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ اے اللہ اپنی خاص عنایات  
اور رحمتیں اور برکتیں نازل فرما سید المرسلینؐ امام امتینؐ  
خاتم النبیین حضرت محمدؐ پر جو تیرے خاص بندے  
اور رسول ہیں۔ نیکی اور محبت کے راستے کے امام  
اور رہنما ہیں رحمت والے پیغمبر ہیں (یعنی بن کا وجود  
ساری دنیا کے لئے رحمت ہے) اے اللہ ان کو اس  
مقام محمودؐ پر فائز فرما جو اولین و آخرین کے لئے  
قابل رشک ہو۔ اے اللہ حضرت محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر  
اپنی خاص نوازشیں اور رحمتیں اور عنایتیں فرما  
جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ و آل ابراہیمؑ پر  
نوازشیں اور عنایتیں فرمائیں۔ بیشک تو حمد و  
ستائش کا سزاوار اور عظمت بزرگی والا ہے۔ اور اے  
اللہ حضرت محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی خاص برکتیں نازل فرما

جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ و آل ابراہیمؑ پر برکتیں نازل فرمائیں۔ تیری ذات ہر حمد و ستائش کی سزاوار  
ہے اور عظمت و کبریائی تیری ذاتی صفت ہے۔

(بقیہ حاشیہ انصاف) اور دوسری روایت میں ان الفاظ کے بعد یہ ہے کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے



حدیثِ پاک کی بنا پر سلفِ صالحین کی اتباع میں ہم نے بھی صلوٰۃ و سلام کے چند صفیہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خصائص اور محاسنِ جلیلہ پر مشتمل ہیں جو کتاب و سنت میں وارد ہوتے ہیں یہاں جمع کئے ہیں۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے اور ان کے مرتب کرنے اور پڑھنے والوں کو اپنی اور اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرمائے۔ آمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُبْحَانَ الَّذِي شَرَّفَ نَبِيَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْشَأَ إِلَيْهِ  
وَأَخْبَرَ عَنْ مَنَازِلِهِ وَأَوْجَبَ طَاعَتَهُ وَنَعِظَتُهُ وَتَوَقَّعَتْ فَاطِمَةُ  
فِي الْقُرْآنِ، فِي قُرْآنِ نَبِيِّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ،، پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف بخشا،  
اور ان کی تعریف کی اور ان کی منزلت کے بتایا، اور ان کی فرمانبرداری اور تعظیم و توقیر کو واجب کیا  
پھر قرآن میں انکو بیان کر دیا، اس قرآن میں جس کی قیامت تک تلاوت کی جاتی رہے گی۔

اسْتَمْرَارُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَمَلَائِكَتِهِ

(اللہ تعالیٰ کا اور فرشتوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ دو مہمجتے رہنے کا اعزاز)

① اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ الَّذِي أَمَرَتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ

فِي كِتَابِكَ فَبَدَأْتَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ بِنَفْسِكَ وَتَنَبَّأْتَ بِمَلَائِكَتِكَ فَعَلِمْتَ يَا مَنْ

جَلَّ شَانُكَ "إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا" (انقرآن اکرام، احزاب ۵۶)

”رَضِيَ اللهُ فِي رِضَى الرَّسُولِ“  
 اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب ﷺ سے اپنی محبت کا  
 اظہار اور ان کی رضا و خوشنودی کا غیر معمولی لحاظ

② اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا  
 وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي قُلْتَ فِي حَقِّهِ : قَدْ نَرٰى  
 ثَقَلَبَ وَجْهَكَ فِي السَّمَاۗءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قَلْبَهُ تَرْضَاهَا مِنْ قَوْلٍ وَجْهَكَ  
 شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط (سورۃ بقرہ: ۱۲۴)

ترجمہ: اے اللہ! علیٰ ترین صلوة و سلام نازل فرما اپنے حبیب اپنے بندے اور رسول، ہمارے سردار اور ہمارے  
 نبی حضرت محمد ﷺ علیہ وسلم پر جن کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا: قَدْ نَرٰى ثَقَلَبَ وَجْهَكَ  
 فِي السَّمَاۗءِ (الایہ) ترجمہ: ہم آپ کے منہ کا رخ، بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں،  
 اس لئے ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف متوجہ کر دیں گے جس کے لئے آپ کی مرضی ہے (لو) پھر اپنا چہرہ (نماز میں)  
 مسجد حرام (کعبہ) کی طرف کیا کیجئے۔ (ترجمہ بیان القرآن)

خلاصہ تفسیر از حضرت حکیم الامتہ نور اللہ مرقدہ:

آپ جو دل سے کعبہ کے قبلہ ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اور امید و وحی میں بار بار آسمان کی طرف نظر اٹھا  
 کر بھی دیکھتے ہیں کہ شاید فرشتہ حکم لے آوے، سو آپ کے منہ کا رخ بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے  
 ہیں (اور چونکہ ہمیں آپ کی خوشی پورا کرنا منظور ہے) اس لئے (ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) آپ کو اسی قبلہ کی  
 طرف متوجہ کر دیں گے جو آپ کو پسند ہے (لو پھر ہم حکم ہی دیئے دیتے ہیں کہ) آپ اپنا چہرہ مجددِ عالم کی طرف کیا

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا  
 عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

## اَخَذَ اللهُ لَهُ الْعَهْدَ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ

تمام انبیاء علیہم السلام سے حضور ﷺ پر ایمان لانے والی دیکھا گیا،

③ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوَةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَ  
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي اَخَذْتَ لَهُ الْعَهْدَ عَلَى جَمِيعِ  
الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ حَيْثُ قُلْتَ فِيْ حَقِّهِ وَاِذَا اَخَذَ اللهُ مِيْثَاقَ  
النَّبِيِّيْنَ لَمَّا اَتَيْنَكَ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكَ رُسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ  
لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ اَعَاذْتُكُمْ وَاَخَذْتُكُمْ  
عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْا اَقْرُرْنَا (القرآن الکریم آل عمران ۸۱)

## جَعَلَ اللهُ اِتِّبَاعَ نَبِيِّهِ مُوجِبًا لِّمُحِبَّتِهِ

(اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کی سبب سے حضور ﷺ کی اتباع کو بنایا)

④ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوَةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَ  
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي جَعَلْتَ اِتِّبَاعَهُ مُوجِبًا لِّمُحِبَّتِكَ  
حَيْثُ قُلْتَ فِيْ حَقِّهِ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحِبِّبْكُمْ اللهُ  
(القرآن الکریم آل عمران ۳۱)

إِذَا ذُكِرَ ذِكْرُ مَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ حضور پاک ﷺ کو بھی یاد کیا جاتا ہے)

⑤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي قَرَنْتَ اِسْمَهُ مَعَ اِسْمِكَ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" (القرآن الکریم - الم نشرح)

هُوَ أَكْمَلُ الْخَلْقِ خُلُقًا

(آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں)

⑥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي اَكْرَمْتَهُ بِاَكْمَلِ الْخُلُقِ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ "وَلَا تَكْ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ" (القرآن الکریم - القلم)

تَكْرِيمُهُ بِالْاِسْرَاءِ وَبِمَرْتَبَةِ الْعِبَادَةِ الْعُلْيَا

(اسراء کا اعزاز اور "عبدہ" کا اعلیٰ مرتبت خطاب)

⑦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي اَكْرَمْتَهُ بِالْاِسْرَاءِ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ "سُبْحٰنَ الَّذِي اَسْرٰى بِعَبْدٍ لِّكَ لَا مَنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلٰى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى" (القرآن الکریم - اسری)

## تَكْرِيْمُهُ بِاَلْمَعْرَاجِ وَالْقُرْبِ الْخَاصِ

(معراج کا اعزاز اور قرب خاص کا شرف)

⑧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوٰةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ  
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ صَاحِبِ الْمَعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ  
الَّذِي قُلْتَ فِيْ حَقِّهِ ثُمَّ دَنَى فَنَدَى لِيْ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى  
(القرآن الکریم النجم ۱۸)

## اُعْطِيَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ

(مقام محمود کا اعزاز)

⑨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوٰةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ الَّذِي  
قُلْتَ فِيْ حَقِّهِ "عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا"

(القرآن الکریم الاسرار ۷۹)

## اُعْطِيَ الْكَوْثَرَ

(حوض کوثر عطا فرمانے کی بشارت)

⑩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوٰةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ صَاحِبِ الْخَوْضِ الْمَوْدُوْدِ الَّذِي

قُلْتُ فِي حَقِّهِ إِنَّمَا أُعْطِيَ الْكَوْثَرُ (القرآن الکریم الکوثر)

## هُوَ رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ

(اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا)

⑪ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي بِي الرِّحْمَةِ الَّذِي  
قُلْتُ فِي حَقِّهِ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (القرآن الکریم انبیاء: ۱۰)

## جَعَلَتْ طَاعَتُهُ عَيْنَ طَاعَةِ اللَّهِ

(اطاعت کا مقام)

⑫ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ  
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي جَعَلَتْ طَاعَتُهُ  
عَيْنَ طَاعَتِكَ حَيْثُ قُلْتُ فِي حَقِّهِ وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ  
أَطَاعَ اللَّهَ (القرآن الکریم النصار: ۸۰)

## جَعَلَتْ مُبَايَعَتُهُ عَيْنَ مُبَايَعَةِ اللَّهِ

(رسول سے بیعت کرنے کا درجہ)

⑬ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي جَعَلَتْ مُبَايَعَتُهُ عَيْنَ

مُتَابِعَتِكَ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ " إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ  
اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ " (القرآن الكريم - النخ. ۱۰)

الْإِيمَانُ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْرُونٌ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ تَعَالَى  
(الشہر ایمان اور رسول پر ایمان کا تلام)

⑬ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي جَعَلْتَ الْإِيمَانَ بِهِ مَقْرُونًا  
بِالْإِيمَانِ بِكَ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَ  
رَسُولِهِ " (القرآن الكريم - النساء ۱۳۶)

كَوْنُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْتَنَ اللَّهِ بِهَا عَلَى عِبَادِهِ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر مومنین پر اس کا احسان بجلانا)

⑭ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَ  
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي مَنَنْتَ عَلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ  
بِعُثَّتِهِ فِيهِمْ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ " لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ  
فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ " (القرآن الكريم - آل عمران ۱۷۴)

اَقْسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِحَيَاتِهِ ﷺ

(اللہ تعالیٰ کا آپ کی حیات کی قسم کھانا)

(۱۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي اَقْسَمْتَ بِحَيَاتِهِ حَيْثُ قُلْتَ فِي  
حَقِّهِ "لَعَنَّاكَ اِثْمُكَ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ" (القرآن الکریم حجر ۷۲)

نہی اللہ ان یُرفِعَ صَوْتٌ فَوْقَ صَوْتِهِ ﷺ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کرنے کی غیر معمولی ہیئت)

(۱۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي نَهَيْتَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ يَّرْفَعُوْا  
اَصْوَابَهُمْ فَوْقَ صَوْتِهِ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ "يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا  
تَرْفَعُوْا اَصْوَابَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ" (القرآن الکریم الحجرات ۱۷)

اَعْطَاكَ اللّٰهُ اَسْمٰیْنَ مِنْ اَسْمَائِهِ

(عطا فرمائے اللہ نے آپ کو دو نام اپنے ناموں میں سے)

(۱۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الرَّعُوْفِ الرَّحِيْمِ الَّذِي قُلْتَ فِي حَقِّهِ  
"وَيَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَابَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ" (القرآن الکریم التوبہ ۱۲۸)



## تَكَفَّلَ الْمَوْلَى بِحِفْظِهِ

(آپ کی حفاظت کے بارے میں فرمایا کہ آپ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں)

(۱۹) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي تَكَفَّلْتَ بِحِفْظِهِ حَيْثُ قُلْتَ  
”وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا“ (القرآن الكريم الطور ۲۸)

## هُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

(آپ خاتم النبیین ہیں)

(۲۰) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي خَتَمْتَ بِهِ النَّبُوَّةَ وَالرِّسَالَهَ  
حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَئِن  
رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ (القرآن الكريم الاحزاب ۴۰)

## جَعَلَهُ اللَّهُ نُورًا

(آپ کا نور ہونا)

(۲۱) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ نُورًا حَيْثُ قُلْتَ قَدْ  
جَاءَ كُمْ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ“ (القرآن الكريم المائدہ ۱۵)

## هُوَ سَيِّدُ الْبَشَرِ

(سید الکونین ﷺ سید البشر ہیں)

(۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفِ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِيْ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ " اَنَا سَيِّدُ  
وُلْدِ اَدَمَ وَلَا فَخْرَ " (مسلم شریف)

## اُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ

(آپ کو جوامع الکلم کا معجزہ دیا گیا)

(۲۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفِ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِيْ اُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ حَيْثُ  
قَالَ عَنْ نَفْسِهِ " اُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ " (مسلم شریف)

## اُعْطِيَ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ

(آپ کو زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں)

(۲۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفِ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ  
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِيْ اُعْطِيَ مَفَاتِيْحَ  
خَزَائِنِ الْاَرْضِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ " وَلَئِيْ قَدْ اُوْتِيتُ مَفَاتِيْحَ  
خَزَائِنِ الْاَرْضِ " (بخاری و مسلم)

نُصْرِي الرُّعْبَ مَسِيرَةَ شَهْرٍ  
(ایک ماہ کی مسافت تک آپ کے رعب کا اثر دیکر آپ کی مہ فرمائی گئی)

۲۵) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي نُصْرِي الرُّعْبَ مَسِيرَةَ شَهْرٍ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "وَنُصْرَتِي بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ" (بخاری و مسلم)

### إِمَامَتُهُ بِالْأَنْبِيَاءِ

(بیت المقدس میں تمام انبیاء سابقین کا آپ کو امام بنایا گیا)

۲۶) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أَكْرَمْتَهُ بِإِمَامَةِ الْأَنْبِيَاءِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "فَجُمِعَ لِي الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدْ مَنَى جَبْرِئِيلُ حَتَّى أَمَمْتُهُمْ" (نسائی)

### إِطْلَاعُهُ عَلَى الْمَغِيبَاتِ

(اگرچہ اللہ تعالیٰ نے بہت سی غیب کی باتوں پر مطلع فرمایا اور آپ نے سچی پیشین گوئیاں کیں،

۲۷) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أَطْلَعْتَهُ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّا سَيَقَعُ حَيْثُ أَخْبَرَ عَنِ الدَّجَالِ الْأَعْوَرِ فَقَالَ "وَمَكْتُوبٌ"

بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَف - ف - ر (بخاری و مسلم)

## أُعْطِيَ لَوَاءُ الْحَمْدِ

(آپ کے مبارک ہاتھ میں حمد کا جھنڈا اٹھایا جائے گا)

(۲۸) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أُعْطِيَ لَوَاءُ الْحَمْدِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "يَبْدِي لَوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فُخْرَ" (مسند احمد)

## هُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ

(آپ سب سے اول شافع و مشفع ہونگے)

(۲۹) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي هُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ" (مسلم)

## عُلُوُّ مَكَانَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(قیامت کے روز آپ کی بلندی کہ شفاعت کے لیے نصیب ہوگی جس سے تمام مخلوق سنا انبیاء بھی مستفید ہونگے)

(۳۰) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي يَكُونُ لَهُ كُرْسِيُّ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "شُمُّ أَقْوَمُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ

أَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ غَيْرِي“ (ترمذی)

## شَقُّ الْقَمَرِ (معجزہ شق القمر)

۳۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفِ الصَّلٰوَةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ  
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي شَقَّ الْقَمَرَ  
يَا شَارِتَهُ - (بخاری و مسلم)

## مُعْجَزَةُ الْقُرْآنِ الْاَبَدِيَّةُ (قرآن کریم حضور ﷺ کا ابدی معجزہ)

۳۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفِ الصَّلٰوَةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَ  
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ مُعْجَزَةً  
اَبَدِيَّةً اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ -

## تَكْفُلَ الْوَلٰى بِحِفْظِ دِيْنِهِ ﷺ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی ربانی کفالت)

۳۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفِ الصَّلٰوَةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي تَكْفَلْتَ بِحِفْظِ دِيْنِهِ حَيْثُ  
قُلْتَ جَلَّ شَأْنُكَ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَاحْفَظُوْنَ“ (القرآن کریم المجر ۹)

## أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں سب پہلے داخل ہو گئے

(۳۴) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ  
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي هُوَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ  
الْجَنَّةَ (ترمذی و مسلم وغیرہ)

## مَا بَيْنَ بَيْتِهِ وَمَنْبَرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف اور گھر کا درمیان فی حصہ جنت کی گیارہویں

(۳۵) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي  
رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ۔ (بخاری و مسلم)

## أَقْسَمَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب کے لئے قسمیں فرما کر ان کو رضی کرے کی بشارت دینا،

(۳۶) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا  
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أَقْسَمْتَ لَهُ حَيْثُ قُلْتَ

جَلَّ شَأْنُكَ وَالصُّحَى ○ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى ○ وَلَا آخِرُ خَيْرُكَ لَكَ مِنَ الْأُولَى ○ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ○ (القرآن الکریم والفتحی)

حُسْنُهُ وَجَمَالُهُ ﷺ  
(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال)

۳۷) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي كَانَ وَجْهُهُ يَتَلَا لَا كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ - (شُعَارِ قاضی عیاض)

۳۸) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْأَنْوَرِ وَالْجَبَلَيْنِ الْأَنْزَهَرِ (من الشائل)

۳۹) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَعَلَى آلِهِ بِقَدْرِ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ (الترتیب)

لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا)

۴۰) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي قَالَ عَنْ نَفْسِهِ أَنَا خَاتَمُ

النَّبِيِّينَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي“ (الحديث الشريف)

(٣١) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ  
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى بَعْدَ  
مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى وَكَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَكَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَكُلَّمَا  
ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَكُلَّمَا خَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْعَافُونَ وَعَلَى آلِهِ  
وَآصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَتْبَاعِهِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

يَا مُرْسِلَ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْإِمَامِ الْبَيْتِ  
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

طباعت دوم بعد نظر ثانی ۱۲ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ

دتر محمد سہیل مدنیہ منورہ



## ”نعتیہ کلام“

قصائد و اشعار اور نعتیہ کلام میں چونکہ بعض اشعار ادب اور شریعی حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں، اسلئے شیعہ شکت عشاق، جامع شریعت و طریقت علماء اور بدعات سے متفق و موافق حضرات کا کلام ہونا چاہیے۔ نمونہ کے طور پر اپنے بزرگوں کا نعتیہ کلام کچھ تشریح کے بعد تبرکاً یہاں درج کر کے رسالہ کو ختم کرتے ہیں۔ حضرت پیر سید علی شاہ صاحب کو ٹروی جتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

|                              |                            |
|------------------------------|----------------------------|
| اس صورت نوں میں جان اکھاں    | جاناں کہ جان جہان اکھاں    |
| سچ اکھاں تے رب ہی شان اکھاں  | جس شان توں شانائے سب بنیاں |
| دستے صورت راہ بے صورت        | توبہ، راہ کی؟ عین حقیقت    |
| پر کم نہیں بے شرجیت          | کوئی وریساں موتی لے تریاں  |
| ایہا صورت شالائیش نظر        | رہے وقت نزع تے روز حشر     |
| وہ قبرتے بل تھیں جد ہوئی گزر | سب کھوٹیں تھیں نہ کھوٹیں   |

اسی طرح حضرت قاسم العلوم مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

عجب نہیں تری خاطر سے تیری اُمت کے گناہ جو دیں قیامت کو طاعتوں میں شمار  
 بیکس گئے آپکی اُمت کے جرم ایسے گراں کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہوں گی شمار

اور حضرت نانوتوی رحمہ اللہ جل شانہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کمالات صوفیہ جہاں کے متعلق فرماتے ہیں:

تو آئینہ ہے کمالات کبیریانی کا وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا حبس کھوہ ویدار  
 رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جڑ ستار

اور حضرت مفتی الہی بخش کاندھلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ”یر اللہ کے محبوب اور حبیب ہیں، محب جل شانہ کی غیرت نے گورہ نہیں فرمایا کہ اپنے حبیب کا پورا حسن ظاہر فرمائیں (بعض عافین کا قول ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ سستار کے حبیب ہیں، اور اگر ظاہر ہو جاتا تو لوگ دیکھنے کی تاب نہ لاسکتے، مہر جاتے اور استغفارہ مقصود نہ ہو سکتا)

اور حضرت گنگوہی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اگر ظاہر ہو جائے تو سورج  
 آدمی مومن کے قلب کا نور (جو قلب اطہر کے نور کی ایک شعاع ہے) اگر ظاہر ہو جائے تو سورج  
 مانند پڑ جائے (امداد الشکوک) پھر نور محبت کے پورے ظہور پر انسانوں کا کیا حال ہوتا؟

## منتخب اشعار

حضرت اقدس، عاشق برحق حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور مرتبہ کو جو کتاب و سنت سے ثابت ہے، اپنے قصیدہ بہار میں یوں بیان فرماتے ہیں :-

فلک پہ عیسیٰ وادریس ہیں تو خیر کوی  
فلک پہ سب ہی پر ہے نہ ثانی احمد  
نشا کر کیا کروں مفلس ہوں نام پر اسکے  
شمار کر اس کی فقط اور سب کو چھوڑ  
شمار کر اس کی فقط اگر حق سے کچھ لیا جائے  
ابھی کس سے بیان ہو سکے شمار اس کی  
جو تو اسے نہ بتاتا تو سارے عالم کو  
کہاں وہ رتبہ کہاں عقل نارسا اپنی  
چراغ عقل ہے گل اس نور کے آگے  
مگر کرے مری روح القدس مدد گاہی  
جو جبریل مدد پر ہوسکر کی میرے  
تو فخر کون و مکان زبدہ زمین و زمان  
خدا ترا، تو خدا کا حبیب اور محبوب  
تو بونے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی  
حیات جہاں ہے تو، ہیں اگر وہ جان پہلے  
طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی  
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں  
تو آئندہ ہے کمالات کبھی ساری کا  
بہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی

زمین پہ جلوہ نما ہیں محمد مختار  
زمین پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار  
فلک سے عقد ثریا یوں لے اگر وہ ادھار  
کہاں کا سبز، کہاں کا چین، کہاں کی بہار  
تو اس سے کہہ اگر اللہ سے ہے کچھ نہ کار  
کہ جس پہ ایسا تری ذات خاص کا ہوسار  
فصیح ہوتی نہ دولت وجود کی زہوار  
کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیوؤں زار  
زبان کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار  
تو اس کی مدح میں میں بھی کروں رقم شمار  
تو آگے بڑھ کے کہوں لیے جہاں کے سردار  
ایمیر شکر تغیب راں سنہ ابرار  
خدا ہے آپ کا عاشق، تم اس کے عاشق زار  
تو نورِ شمس گر اور انبیاء ہیں شمس بہار  
تو نور دیدہ ہے، گر ہیں وہ دیدہ بیدار  
بجائے کہنے اگر تم کو مبداء الآثار  
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دوچار  
وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوہ دیدار  
ہوئے ہیں مجھ واسطے بھی اس جگہ ناچار

جوانیاد ہیں وہ آگے تری نبوت کے  
خدا کے طالب دیدار حضرت مولیٰ  
کہاں بلندی طور اور کہاں تری سراج  
جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسف کا  
رہا جمال پر تیرے حجاب بشریت  
سماسکے تری خلوت میں کب نبی و ملک  
عجب نہیں تری خاطر سے تری اُمت کے  
بکیں گے آپ کی اُمت کے مجرم ایسے گراں  
ترے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف  
تمہارے حرف شفاعت پر عفو ہے عاشق  
لگے ہے سگ کو ترے مکے نام سے گویب  
تو بہترین جہالتی میں بدترین جہاں  
مرد کرناے کریم احمدی کہ تیرے سوا  
دیبا ہے حق نے تجھے سب سے قریب عالی  
جو توی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا  
ہوا اشارہ میں دو ٹوک ہے ہوں قمر کا جگر  
رجا و نفوت کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ  
امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ  
بس آپ مرود پڑھاس پراودا کی آلی پتو

کریں ہیں اُمتی ہونے کا یا نبی افسار  
تمہارا لیجئے حُف لا آپ طالب دیدار  
کہیں ہوئے ہیں نہیں آسمان بھی ہوا  
وہ دلربائے زلیخا تو شاہدِ ستار  
نہ جانا کون کچھ بھی کسی نے جز ستار  
خدا غیور تو اس کا حبیب اور اغیار  
گناہ ہو دیں قیامت کو طاعتوں میں  
کہ لاکھوں مفقر تیں کہتے کم پہنچی ستار  
بشر گناہ کریں اور ملائکہ استغفار  
اگر گناہ کو ہے خوف غصہ قبار  
پر تیرے نام کا لگنا مجھے ہے عز و وقار  
تو سرورِ دو جہاں میں کیمنہ خدمت گزار  
نہیں ہے قائم بیکس کا کوئی حامی کار  
کیا ہے سانسے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار  
بے لگا کون ہمارا تیرے سوا غمخوار  
کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جا پار  
جو توی ہاتھ لگا دے تو ہو دے بیڑہ پار  
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار  
جو خوش ہو تجھ سے وہ اداس کی حشرت اہلار

اَللّٰہی اس پاؤ اس کی تمام آل پر بھیج  
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ اُن کو شمار

## غزلِ نعتیہ

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر ملی رحمۃ اللہ علیہ

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ  
 اٹھا کر زلفِ اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے  
 پیسا سا ہے تمہارے شہرتِ دیدار کا عالم  
 چھین فحلت سے جا کر پردہ مغرب میں ماہِ وجود  
 یقین ہو جائے کفار کو بھی اپنی بخشش کا  
 ہوا ہوں نفس اور شیطان کے ہاتھوں بہت رونا  
 کرم فرماؤ تم پر اور کرو حق سے شفاعت تم  
 مشرف کر کے مجھ کو کلمہ طیب سے اپنے تم  
 کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو روزانی  
 شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکیاں ہو تم  
 غلامِ عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے  
 مجھے بھی یاد رکھو ہوں تمہارا امتی عاصی  
 اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں  
 جہانِ اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں

مجھے دیدارِ تمک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ  
 مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ  
 کرم کا اپنا ایک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ  
 گر اپنے حسن کا جلوہ دکھاؤ یا رسول اللہ  
 جو میدان میں شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ  
 مرے اب حال پر تم رحم کھاؤ یا رسول اللہ  
 ہمارے جرم و عصیاں پر نہ جباؤ یا رسول اللہ  
 پھر اب نظروں سے اپنی مت گراؤ یا رسول اللہ  
 مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ  
 تمہیں چھوڑا اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ  
 ہے ایسا مرتبہ کس کا سُناؤ یا رسول اللہ  
 گنہگاروں کو جب تم بخشوؤ یا رسول اللہ  
 تم اب چاہو سنساؤ یا ر لاؤ یا رسول اللہ  
 بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہوں جس طرح گردِ آبِ غم میں ناخدا ہو کر  
 مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

## نعتیہ اشعار

حضرت مولانا مفتی الہی بخش کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

يَا شَفِيعَ الْعِبَادِ خُذْ بِيَدِي  
كَيْسَ فِي مَلْجَأٍ سِوَاكَ أَغْنَى  
فَقَسِي الدُّهْرُ يَا ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
لَيْسَ فِي طَاعَةٍ وَلَا عَمَلٍ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابُكَ فِي  
جَدِّ بُلْقِيَاكَ فِي الْمَنَارِ وَكُنْ  
أَنْتَ عَافٍ أَبْرَحَ خَلْقِ اللَّهِ  
رَحْمَةً لِلْعِبَادِ قَاطِبَةً  
لَيْسَ لِي كُنْتُ تُرَبِّ طَيْبَتِكُمْ  
فَأَمَرْتُ عَلَيْكَ يَا نَسِيمِ  
يَعْدِدُ الرِّمَالِ وَالْأَنْفَاسِ  
وَعَلَى الْأَزَلِ حَالِهِمْ أَبَدًا

أَنْتَ فِي الْإِسْطِطَارِ مُعْتَمِدِي  
مَسْنِي الضُّرُوبِ سِدِّي سَعْدِي  
كُنْ مُغْنِيًا فَأَنْتَ لِي مَدَدِي  
بَيْدُ حَبِّكَ فَهَوِيَ لِي عَشْدِي  
مِنْ عَمَامِ الْعُقُومِ مُلْتَحِدِي  
سَايَرًا لِلدُّنُوبِ وَالْفَسْدِ  
وَمُقِيلُ الْعِشَارِ وَاللَّدَمِ  
بَلْ خُصُوصًا لِكُلِّ ذِي أَوْدَمِ  
فَالْتَقَمْتُ النَّعَالَ ذَاكَ قَدِي  
مُنْحَفًا عِنْدَ حَضْرَةِ الْقَسْدِ  
وَالْعَبَاتِ الْكَثِيرِ مُنْتَهِدِ  
بِالْعِثَارِ عِنْدَ مُنْتَهَى الْأَمَدِ

ترجمہ از حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

دستگیری کیجئے میرے نبی  
جس نے تمہارے ہے کہاں میری پناہ  
ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف  
کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس  
میں ہوں بس اور آپ کا دریا رسول  
غلاب میں چہرہ دکھا دیجئے مجھے

کشل کش میں تم ہی ہو میرے ولی  
فوج کلفت مجھ پر آغالب ہوئی  
اے مرے مولا غم بسر لیجئے میری  
ہے مگر دل میں محبت آپ کی  
اے غم گھرے نہ پھر مجھ کو کبھی  
اور مرے غم کو کر دیجئے غصی

در گذر کرنا خطا و عیب سے      سب سے بڑھ کر ہے یہ نضلت آپ کی  
 سب غلامی کے لئے رحمت ہیں آپ      خاص کر جو ہیں گنہگار و غوی  
 کاش ہو جاتا مدینہ کی میں خاک      نعل بوسی ہوتی کافی آپ کی  
 آپ پر ہوں رحمتیں بے انتہا      حضرت حق کی طرف سے دائمی  
 جس قدر دنیا میں ہے ریت اور ماس      اور بھی ہے جس قدر روئیدگی  
 اور چھاری آل پر اصحاب پر  
 تا بقائے عمر دارا خسروی

دعائے الطیب

محمد اقبال مدنیہ منورہ ۱۳-۱۲-۱۴۱۵ھ

## بشارت

إِبْرًا إِلَى كُلِّ حَيْثُ مِنْ تَحَبَّيْتَهُ  
وَتُثِقُ بِحَيْثُ رَسُولِ اللَّهِ وَأَتَكِلُ

”ہر محبوب کی محبت سے دست بردار ہو کر حضرت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ آفت استوار کر اور اسی پر بھروسہ کر۔“  
هُوَ الَّذِي حُبُّهُ قُوَّةٌ وَمَكْرَمَةٌ

وَحُبُّهُ آيَةُ الْإِيمَانِ فَأَتَكِمِلُ  
”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کامیابی، عزت و کرامت اور علامات

ایمان ہے، اس کی تکمیل کر۔“

وَحُبُّهُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى لَا انفِصَامَ لَهَا

وَلَا انفِصَامَ لِحَبْلِ مِنْهُ مُتَّصِلٌ

”اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وہ مضبوط رسی ہے جو  
ٹوٹ نہیں سکتی اور جو رشتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو  
وہ ٹوٹ ہے۔“

يَا حَبِيبَ أَحِبِّهِ أُنْسٌ لِمَنْ فَرِدِ

ذُخْرٌ لِمَنْ دَخِرَ زَادٌ لِمَنْ تَقَلَّ

”سُبْحَانَ اللَّهِ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت انسان کے لئے

سامانِ انسیت ہے ذخیرہ اندوز کے لئے بہترین ذخیرہ اور عازم

سفرِ آخرت کے لئے توشہ ہے۔“

الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ اشْكُرْ لِقَائِهِ  
وَذَاكَ وَعْدٌ يَلَاخُفُ وَلَا خُطْلَ

”اُس ذاتِ عالی کا احسان سمجھیں نے فرمایا، آدمی اُس کے  
ساتھ ہوگا جس سے محبت کی قطعی وعدہ جس میں کوئی دغدغہ نہیں۔“  
أُحِبُّهُ وَلِذَا أَرَجُّوْا شَفَاعَتَهُ

إِنَّ الْمُحِبَّ مِنَ الْمَحْبُوْبِ فِي أَمَلٍ  
”مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اس بنا پر آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی شفاعت کا امیدوار ہوں مجب کو محبوب سے امید ہوتی ہے۔“  
سَيِّئُ السَّلَامِ لَهَا الْأَسْنَانُ بِاسْمِهِ

فَأَضْحَكَ اللَّهُ يَسَّ السَّيِّئِ لِلْقَبْلِ  
”سین سلام کے دانت کھل رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس سین  
کے دانتوں کو ہمیشہ مسکاتا رکھے۔“

سُغِلُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ كَفَى  
فَبَارَكَ اللَّهُ لِي فِي ذَلِكَ الشُّغْلِ  
”آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا شغل کافی ہے  
اللہ تعالیٰ میرے اس شغل میں برکت دے۔“

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا  
عَلَى نَبِيِّكَ طَهُ سَيِّدِ الرُّسُلِ  
”اے اللہ! ہمیشہ ہمیشہ صلوٰۃ و سلام نازل فرما، اپنے نبی طہ  
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر۔“



یا وَدُودُ

عاشقانِ بنیِ نثار و نجارانِ حبیبِ دروہار علیہ السلام  
کے لیے مرثیہ شریف کے پائیس

# دُرُود و سلام کا مقبول و طیف

مرتبہ حضرت صوفی محمد اقبال صاحبِ مہاجر مدنی دامت برکاتہم



عصرِ حاضر کی اہم ضرورت

روٹھے ہوئے خستہ خراب حالوں کو

## محبت کے اشارے

اور ناز والوں سے بیزاری و بے نیازی

☆ جو ☆

پانچ جمال اور ایک منزل پر مشتمل ہے

مرتبہ حضرت صوفی محمد اقبال صاحبِ مہاجر مدنی دامت برکاتہم